Tel. Address :—"Alhilal," Calcutta.
Telephone No. 648.

AL-HILAL.

Proprietor & Chief Editor:
Abul Kalam Azad,
14, McLeod Street,
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 12
Half-yearly „ Rs. 6-12

الہلال

مدیر مسئول و رئیس التحریر
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی
مقام اشاعت
۱۴ — مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ
ٹیلیفون نمبر ۶۴۸
سالانہ — ۱۲ — روپیہ
ششماہی — ۶ — ۱۲ — آنہ

جلد ۵ — کلکتہ : چہار شنبہ - ۸ ذوالحجہ ۱۳۳۲ ھجری — نمبر - ۱۸
Calcutta : Wednesday, October, 28. 1914.

قطـــرات اشـــک

درکار ماست نالہ و ما در ھواے او
پروانۂ چراغ مزار خودیم ما

(عـــذر گنـــاہ)

(۱) گناہ کی جس معذرت کو " بد تر از گناہ " کہا گیا ہے ' وہ غالباً وہی معذرت ہے جسکی سوء اتفاق سے آجکل ہمیشہ الہلال کو ضرورت پیش آتی رہتی ہے - و عرفت ربی بفسخ العزائم - امسال ارادہ تھا کہ یوم الحج کے تذکار کی ایک خاص اشاعت مرتب کی جائیگی اور صوری و معنوی ' دونوں حیثیتوں سے اسکے لیے خاص اہتمامات ملحوظ رہینگے - چنانچہ باوجود ضیق وقت کے اسکا انتظام کیا گیا ' اور حسب معمول رسالہ کے آخری ابواب کے مقالات کمپوز ہو کر طیار ہو گئے - اب صرف باب التفسیر ' بصایر و حکم ' مقالۂ افتتاحیہ ' اور مباحث جنگ و شذرات باقی تھے - ان میں سے ہر چیز اگرچہ بظاہر " حج و عید " سے تعلق رکھتی تھی ' لیکن جیسا کہ اس عاجز کا طریق قدیم ہے ' فی الحقیقت سب کچھ وقت و موسم ہی کا افسانہ تھا وللہ در ما قال :

مقصد ہے ناز و غمزہ ' ولے گفتگو میں کام
چلتا نہیں ہے دشنۂ و خنجر کہے بغیر !

علی الخصوص مقالۂ افتتاحیہ جو " اسوۂ ابراھیمی " کے عنوان سے لکھنا تھا اور جو نہایت ہی اہم و ضروری مقاصد پر مبنی تھا - (نیز باب التفسیر جسمیں آیۃ کریمۂ " و اذ ابتلی ابراھیم ربہ بکلمات فاتمھن ' قال انی جاعلک للناس اماما ' قال و من ذریتی ؟ قال لا ینال عھدی الظالمین " کے متعلق بے شمار معارف و حکم قرآنیہ فیضان الہی سے پیش نظر تھے -

لیکن عین اتوار کے دن (کہ اسی دن سے ابتدا کے فارم مرتب ہونا شروع ہوتے ہیں) یکایک بخار اور عارضۂ ورم گلو کا ایک ساتھ حملہ ہوا ' اور اسقدر شدید و اشد حملہ کہ اتوار کی شام سے دماغ بالکل معطل اور از کار رفتہ ہوگیا - ہر چند کوشش کی کہ کسی طرح کام جاری رکھہ سکوں مگر دماغ نے ہر بار صاف جواب دیا - بمشکل طیار شدہ فارموں کی آخری تصحیح و ترتیب میں کچھہ مدد کرسکا جو کسی نہ کسی طرح چھپ گئے ' اور اس وقت تک (کہ بدہ کا آفتاب غروب ہو چکا ہے) اپنے تئیں بالکل مجبور و عضو شل پاتا ہوں :

ما اصابک من حسنۃ فمن اللہ وما اصابک من سئیۃ فمن نفسک -

(۲) جو قلبی تکلیف اور روحی صدمہ اسوقت میں محسوس کررہا ہوں ' اسکا صحیح اندازہ شاید ہی آپ کر سکیں - میرے گلے میں اسقدر شدید درد ہے کہ بغیر بھاپ کے آلے کی مدد کے بات نہیں کرسکتا ' تاہم یقین کیجیے کہ یہ درد اس ٹیس کے مقابلے میں کچھہ بھی نہیں ہے جو ہیجان و تموج افکار ' و ضیق صدر ' و حبس دماغ ' و عدم طاقت تحریر ' و اعلان افکار و جذبات سے میرے دل میں اٹھہ رہی ہے ' اور جسکے دور کرنے کیلیے کوئی آلہ میرے پاس نہیں ہے : یضیق صدری ولا ینطلق لسانی (۲۶ : ۱۲) سال بھر میں عالم اسلامی کیلیے یہ ایک ہی موقعہ تنبہ افکار ' و ایقاظ ھمم ' و تحریک قلوب ' و استقبال وجوہ ' و احیاء ارواح ' و ذہاب الی اللہ کا آتا ہے ' جو فی الحقیقت دین الہی کے تمام آمال و اعمال کا مرکز و محور ' اور حلقہ بگوشان ملت حنیفی کیلیے مبدء تجدد و انقلاب ہے : جبکہ خدا اور اسکے بندوں کے درمیان کوئی حجاب باقی نہیں رہتا ' جبکہ اسکے حریم وصال کے دروازے کھل جاتے ہیں ' جبکہ اسکی رحمت و نصرت کے ملائکۂ مسومین ایک ایک مومن قانت اور مسلم مخلص کے دل کو ڈھونڈھتے ہیں ' اور اسے خدا کے طرف لوٹ آنے کی دعوت دیتے ہیں کہ :

یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ' ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا - انہ ھو الغفور الرحیم !	اے میرے غافل بندو کہ تم نے عہد عبودیت و نیاز کو توڑ کر خود اپنے اوپر ظلم کیا ہے ' اللہ کی رحمت سے مایوس نہو ! خواہ تمہاری بد اعمالیاں کیسی ہی سخت رہی ہوں ' با ایں ہمہ اگر

اب بھی توبۂ و انابت کا سر جھکا دو تو میں تمہارے تمام جرموں بخشدونگا کیونکہ میں بہت ہی بخشنے والا اور رحم فرما ہوں !

باز آ باز آ ' ہر آنچہ کردی باز آ !
گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ !
ایں درگہ ما درگہ نومیدی نیست
صد بار اگر توبہ شکستی باز آ !

اللہ اللہ ! ایسے وقت عظیم ' ایسے آوان سعید ' ایسے یوم اللہ الجلیل ' ایسے عہد الہی ' اور ایسے دور قبولیت و اجابت میں اپنی زبان کو بے قابو ' اپنے دماغ کو معطل ' اپنے نظام حواس کو درہم و برہم ' اور اپنے قلم خونفشاں کو اپنے دست نارسا کی رسائی سے دور پاتا ہوں اور مجبور ہوں !

ارید وصالہ ' و یرید قتلی !

حالانکہ یہ وقت تو وہ تھا کہ سال بھر کے ضبط و حبس کا معارضہ اسکے ایک ایک لمحہ اور ایک ایک سکنڈ سے لیتا ' اور

آیندہ ضخیم و مصور نمبر ۱۱ - نومبر کو شائع ہوگا - بوجہ عید درمیان کی اشاعت ملتوی رہیگی -

مدتوں کے بعد ہمرہاں بے خبر و رفیقان غفلت پیشہ کو دکھلاتا کہ اگر دنیا اپنے موسم خونیں سے گذر رہي ہے تو میرے پہلو میں بھي ایک دجلۂ خون موجود ہے جس سے ایک بہت بڑا رقبۂ حسرت و آرزو سینچا جاسکتا ہے :

پہلو بشگافید و بہ بینید دلم را
تاچند بگویم کہ چساں ست و چساں نیست ؟

(۳) میرے درد نے میرا علاج کیا' اور شدت ہجوم افکار و فشار جذبات و مخفیات نے بستر ناتواني سے اٹھا کر بٹھا دیا - بلاشبہ میں اسوقت مستعد کار ہوں' لیکن چونکہ عید مبارک سے پہلے رسالے کي اشاعت ناگزیر ہے اور آخري دن بھي گذر چکا ہے - اسلیے اس وقت کي مستعدي اسکے لیے کچھہ مفید نہیں ہوسکتي - مجبوراً مقالۂ افتتاحیہ وغیرہ کي جگہ " شئون اسلامیہ " وغیرہ کے چند کمپوز شدہ تراجم' و مضامین درج کردیے گئے ہیں تاکہ کسي طرح پرچہ عید سے پہلے شائع ہو جاے - صرف " واقعۂ لاہور " کے متعلق چند سطریں لازمي طور پر لکھني ہیں' اور انکے لیے اس آخري فارم کو کبھي طرح لکھنے کي کوشش کر رہا ہوں - اب یوم الحج کي تقریب کے بقیہ مضامین کیلیے اسکے سوا چارہ نہیں کہ آیندہ نمبر میں انکے لیے سب سے پہلے جگہ نکالي جاے - گو کسي قدر دیر ضرور ہو جائیگي لیکن اول تو ماہ مقدس ابھي باقي ہے اور پھر :

فریاد کي کوئي لے نہیں ہے
نالہ پابند نے نہیں ہے !

(پیام حج مقدس)

(۴) تاہم دل نہیں مانتا کہ اسقدر جلد خاموش ہوجاؤں :

کہ حرف نارک و اصحاب پنبہ در گوش اند !

اے عزیزان غفلت شعار' و اے بقیۂ ماتم گذاران قافلۂ ملت ! تمھاري غفلتوں پر حسرت' تمھاری سرشاریوں پر صد افسوس ' اور تمھاري عزائم فراموشیوں پر صد ہزار آہ و ماتم' اگر تم اس وقت عظیم و مہیب کی برکتوں سے محروم رہو' اور جبکہ تمام دنیا کي مٹي خون کی بارش سے سینچي جا رہي ہے' تو تم اپنے دلہاے مجروح و ارواح مضطر کو خونباري و دجلہ ریزي کیلیے طیار نہ کرو ! تم کو اُس جنگ کي خبروں کي تلاش ہے جو دنیا کي چند فانی طاقتوں کے درمیان تین مہینے سے شروع ہوگئي ہے' مگر آہ' تمھیں اُس جنگ کي بھي کچھہ خبر ہے جو دنیا کي سب سے بڑي ضعیف ہستي اور سب سے بڑي لازوال طاقت کے درمیان صدیوں سے جاري ہے' اور جسکي بربادي اور ہولناکي کے آگے میدان فرانس و پولینڈ کي بربادیاں کچھہ حقیقت نہیں رکھتیں ؟ تم فتح و شکست کي خبروں کیلیے شب و روز بیقرار رہتے ہو اور اخباروں کا اسلیے انتظار کرتے ہو کہ جرمني اور فرانس کی فتح و شکست کو زیادہ صحت اور زیادہ یقیني طور پر معلوم کرسکو' لیکن تمھیں اُس جنگ کي صلح و شکست کا بھي کبھي انتظار ہوتا ہے جو تم میں اور تمھارے خداے قاہر و قیوم میں برپا ہے' جسمیں آجتک کسي بڑي سے بڑي قوت نے بھي فتح نہ پائي ' اور جسکی آخري شکست بڑي ہي الیم و معذب ہے ؟

تم جرمني کی طاقتوں سے مرعوب ہو' اور اُن توپوں کی ہولناک قوت کا خیال کرکے لرز اٹھتے ہو جو تیس تیس من کا گولہ پھینکتي ہیں - لیکن تم اس فاطر السماوات و الارض کي لایزال و لم یزل طاقت پر ایمان نہیں لاتے جسکی فوج کے گولے صرف انٹورپ اور نامور کی برجوں ہي کو نہیں' بلکہ تمام کرۂ ارضي کو خاک و خون میں ملا رہے ہیں ؟ تم اُن انساني طاقتوں کی ہیبت کا شب و روز وظیفہ پڑھتے ہو جو تن تنہا بڑي بڑي فوجوں کو شکست دے دیتي ہیں' لیکن تمھیں یاد نہیں آتا کہ تم اس شہنشاہ ارض و سما سے سرکش ہوگئے ہو جو اپني ایک نگہ مشیت سے تمام نظام ارضین و سماوات کو اولٹ دے سکتا ہے ؟ آہ تمھاري غفلتوں پر اگر آسمان روے اور زمین ماتم کرے ' اگر مرغان ہوائي نغاں سنج ہوں اور سمندروں سے مچھلیاں غم کرنے کیلیے اچھل پڑیں' جب بھي اسکا ماتم ختم نہوگا - کیونکہ تمھارا ماتم تمام دنیا کا ماتم ہے' اور چراغ کے بجھنے کا رونا چراغ پر رونا نہیں ہے بلکہ گھر کی تاریکي پر رونا ہے - تم میدان جنگ کي خبروں کے مشتاق ہو جو تم سے تیس ہزار میل دور ہے - مگر میں تمھارے دل کي خبروں کا آرزومند ہوں جو تم سے باہر نہیں بلکہ خود تمھارے اندر ہي موجود ہے - وفي انفسکم افلا تبصرون ؟ تم دوسروں کي بیداریوں کے افسانے سنکر ترانہ سنج مدح و ثنا ہوتے ہو' مگر اپنے بخت خفتہ و طالع گم گشتہ کو نہیں ڈھونڈھتے کہ وہ کہاں گم ہو گیا ہے ؟ فاہ ' آہ ' ثم آہ ' علی ما فرطتم فی جنب اللہ !

درازي شب و بیداري من این ہمہ نیست
ز بخت من خبر آرید تا کجا خفتست ؟

(صلح و شکست)

(٥) جرمن و فرانس کي صلح و جنگ کي خبروں کے عشق میں اپنے تئیں گم نہ کرو ' بلکہ جو جنگ تم میں اور تمھارے پروردگار قدوس کے درمیان جاري ہے ' اسکي صلح کي کوئي تدبیر نکالو - اگر تم نے اُس سے صلح کرلي تو پھر اُسکي تمام دنیا میں کوئي بھي نہیں ہے جو تم سے برسر پیکار ہوگا - من لہ المولی فلہ الکل :

ان ینصر کم اللہ فلا غالب لکم و ان یخذلکم فمن ذالذي ینصرکم من بعدہ ؟ و علی اللہ فلیتوکل المومنون !	اگر اللہ تمھیں غلبہ و نصرت عطا فرماے تو پھر تم پر کوئي دنیوي طاقت غالب نہیں آسکتي - لیکن اگر وہي تمھیں ٹھکرا دے تو پھر دنیا میں کون ہے جو خدا کے بعد تمھاري مدد کرسکتا ہے ؟ پس صرف اللہ ہي کي ذات ہے جسپر اہل ایمان بھروسہ کرتے ہیں !

آج کرۂ ارضي کا سب سے بڑا حصہ شیطاني فساد و طغیان کے بھڑکاے ہوے شعلوں سے جل رہا ہے - انسانوں کي ایک نسل دوسري نسل کو بھیڑیوں کي طرح چیر رہي اور اژدھوں کي طرح ڈس رہي ہے' خداے قدوس و قہار نے اپنے دست منتقم و معذب کی ایک ہولناک چمک دکھلائی ہے جیسي کہ ہمیشہ دکھلاتا آیا ہے' اور دنیا کي سب سے زیادہ مغرور و طاقتور آبادیاں اسکے قہر و غضب کے نار جحیم و الیم کے اندر سوکھی لکڑیوں اور خشک پتوں کي طرح ڈالدیگئي ہیں فی سموم و حمیم' وظل من یحموم' لا بارد ولا کریم انہم کانوا قبل ذالک مترفین (٥٦ : ٤٥) جبکہ یہ سب کچھہ ہو رہا ہے تو تم ایک نظر میدان عرفات و منا کے اس سر و پا برہنہ گروہ پر ڈالو جو سلافی یا ٹیوٹانیک نسل کي مسابقت کیلیے نہیں بلکہ کلمۂ حق کي عظمت اور خداے واحد کي پرستش و محبت کیلیے جمع ہوا ہے ' اور جنکے کاندھوں پر خونریز آلات و اسلحہ نہیں ہیں جنسے آگ اور دھواں نکلتا ہو' بلکہ اللہ کے خوف اور اُسکي جستجو نے خود انکے اندر ایک آتشکدۂ محبت مشتعل کر دیا ہے اور اسکا دھواں والہانہ صداؤں اور بیقرارانہ فریادوں کي صورت میں انکي زبانوں سے اٹھہ رہا ہے :

جمال کعبہ مگر عذر رہرواں خواہد
کہ جان خستہ دلاں سوخت در بیابانش

(اسوۂ ابراہیمي)

(٦) اور دیکھو ' یہ مجمع مقدس و الہي کس واقعۂ کبری کي یادگار ہے ' اور کس عہد و میثاق خداوندي کے تذکار عظیم کو ہمیشہ کیلیے زندہ رکھتا اور عالم ایمان و اسلام کو اسکي طرف دعوت دیتا ہے ؟ گر چشم حقیقت بار اور سامعۂ بصیرۃ وا ہو تو اس ابراہیم کدۂ حجاز کا ایک ایک ذرہ آج اُس واقعہ کبری اور آیۃ عظمی کا افسانۂ حقیقت بیان کر رہا ہے' اور ملاء اعلی اور عالم قدس کا ایک ایک گوشۂ عشق ابراہیمی و ایثار اسماعیلی کے غلغلۂ روحانیت سے گونج رہا ہے :

شدیم خاک ولیکن ببوے تربت ما
توان شناخت کزیں خاک مردمی خیزد

و وهبنا لهم من رحمتنا و جعلنا لهم لسان صدق علیا (۱۹ : ۵۰)

یہ در اصل حقیقت اسلامی کی اُس عظیم الشان قربانی کی یادگار ہے جو حضرۃ ابراهیم علیه السلام نے اپنے جذبات و محبت ماسوی اللہ کی اور حضرۃ اسماعیل نے اپنے جان و نفس کی ٹھیک اسی ریگستان میں کی تھی' اور جو تمام نسل ابراهیمی و اسماعیلی کی روحانی قربانی کے فدیہ کے بعد قبول کر لیگئی که فی الحقیقت یہی فدیہ " ذبح عظیم " تھا :

فلما اسلما و تله للجبین و نادیناه ان یا ابراهیم ! قد صدقت الرؤیا ' انا کذالک نجزی المحسنین ' ان هذا لهو البلاء المبین ' و فدیناه بذبح عظیم ! (۳۷ : ۱۰۰)

اور جبکه حضرت ابراهیم و اسماعیل' دونوں پر اطاعت و فدویت اسلامی طاری ہوگئی' اور حضرۃ ابراهیم نے جوش قربانی میں اپنے محبوب فرزند کو ماتھے کے بل گرادیا تاکه راہ حق میں ذبح کرڈالیں تو اس وقت ہم نے پکارا که اے ابراهیم بس کرو ! بلاشبہ تم نے اپنے رویاء صادقہ کو پورا کر دکھایا - ہم اسی طرح ارباب حق و احسان کو انکی جاں فروشیوں اور قربانیوں کا صلہ دیا کرتے ہیں' چنانچہ ہم نے یہ قربانی اسطرح قبول کرلی که اسکے فدیے میں ایک بہت ہی عظیم الشان اور دائمی قربانی قرار دیدی !

یہ قربانی جسکا خون ہر سال میدان منا میں جوش زن ہوتا ہے' اور یہ ذبح عظیم جسکی ہر مسلمان شوق و ذوق سے طیاری کرتا ہے' فی الحقیقت اسلام کی حقیقت اعلی کی ایک تمثیل ہے' جسکے پردے میں بتلایا گیا ہے که ایمان باللہ کا دار و مدار قربانی اور خون شہادت پر ہے' اور جب تک یہ مقام ذهاب الی اللہ اور جہاد فی سبیل اللہ حاصل نہو' اس وقت تک کوئی هستی مومن و مسلم نہیں ہو سکتی : قل ان کان اباؤکم و ابناؤکم و اخوانکم و ازواجکم و عشیرتکم و اموال اقترفتموها و تجارة تخشون کسادها و مساکن ترضونها احب الیکم من الله و رسوله و جهاد فی سبیله فتربصوا حتی یاتی الله بامره و الله لا یهدی القوم الفسقین (۹ : ۲۴)

(میثاق ابراهیمی)

اور پھر یہ یوم الصبح کا طلوع در حقیقت اُس وعدہ الہی اور عہد و میثاق ربانی کی یادگار ہے' جو حضرۃ ابراهیم سے " امۃ مسلمہ " کی امامت - خلافت فی الارض کے لیے خدا نے باندھا تھا :

و اذ ابتلی ابراهیم ربه بکلمات فاتمهن قال انی جاعلك للناس اماما - قال و من ذریتی ؟ قال لا ینال عهدی الظالمین !

اور جبکه ابراهیم کو اسکے پروردگار نے حقیقت اسلامی کی قربانی اور معرفۃ دین فطری کی چند آزمایشوں میں ڈالا اور اس نے انہیں پورا کیا - یعنی اپنے جگر گوشے کے گلے پر چھری رکھدی اور چاند اور سورج اور تمام مظاهر خلقت و مادیت سے منہ موڑ کر صرف دین فطری و الہی کی طرف متوجه ہوگیا' تو اس وقت ہم نے اسے بشارت دی که آج سے تمہیں انسانوں کی امامت و خلافت عطا کی جاتی ہے - اسپر حضرۃ ابراهیم نے سوال کیا که " اور میری نسل کو بھی ؟ " فرمایا که " ہاں مگر انکو نہیں جو ہمارے عہد و میثاق کی پورا نہ کریں اور اُسے ظالمانہ توڑ ڈالیں ! "

چنانچہ اللہ تعالی نے اپنا وعدہ پورا کیا اور حضرۃ ابراهیم و اسماعیل کی نسل روحانی و جسمانی کو دنیا کی امامت عطا فرمائی - پہلے اسکا ظہور بنی اسرائیل کی خلافت و امامت کی صورت میں ہوا' اور پھر جب یروشلیم کا هیکل اور شام کے مرغزار اسکی محبت و اطاعت کے سزاوار نہ رہے' تو اس نے بطحی اسماعیل کی قربانگاہ عرب اور وادی بطحا و یثرب کے ریگستانوں کو اپنے جلال و قدوسیت کا نشیمن بنایا :

ثم جعلنکم خلائف فی الارض لننظر من بعدهم کیف تعملون ؟

اور پھر انکے بعد ہم نے تمہیں زمین کی خلافت عطا کی تاکه دیکھیں که تمہارے اعمال کیسے ہوتے ہیں ؟

سو اے پیروان دین ابراهیمی ! و اے وابستگان نسل اسماعیلی ! " انی جاعلك للناس اماما " کا وعدہ بھی پورا ہوچکا' اور " لا ینال عهدی الظالمین " کی وعید کی غمگینی و رسوائی بھی تم دیکھہ چکے :

و صرفنا فیه من الوعید لعلهم یتقون او یحدث لهم ذکرا ! (۲۰ : ۱۱۳)

اور ہم نے قرآن حکیم میں اپنی وعید او ر اسکے نتائج بیان کردیے تاکه لوگ ڈریں یا اسکی وجہ سے انکے دلوں میں عبرت و بصیرۃ پیدا ہو !

یہ یوم الحج کا آفتاب ہر سال اسلیے فاران کی چوٹیوں اور جبل رحمۃ کی وادیوں پر طلوع ہوتا ہے تاکه اس وعدہ و وعید کی یاد تازہ کرے' اور اُس " امۃ مسلمہ " کو میثاق الہی یاد دلائے جسکا ظہور اسی بیابان حجاز کی دعاؤں سے ہوا تھا -

(۸) پس وہ دن آ گیا اور خدا کی رحمتوں اور برکتوں کی سب سے بڑی گھڑی تمہارے سامنے ہے -

یہی وہ وقت ہے که " امۃ مسلمۃ " آخری مرتبہ اپنے عہد و میثاق کو یاد کرے' اور جبکه خدا کے قہر نے زمین کے فساد کو ڈھانپ لیا ہے تو وہ اسکی گم کردہ رحمتوں اور برکتوں کی تلاش میں نکلے - تم دنیا کے تغیرات اور نقشۂ امن و جنگ کی تبدیلیوں میں مصر ہوگئے ہو - مگر تم خود اپنے اندر تبدیلی پیدا نہیں کرتے جس سے تمام عالم کی تبدیلی وابستہ ہے ؟

اس تبدیلی کیلیے پہلی شرط یہ ہے که حقیقت اسلامی کی اُس قربانی کو اپنے روح و قلب پر طاری کرو جسکی یادگار میں ہر سال تمہارا ہاتھہ ظاهری قربانی کی چھری پکڑتا ہے اور تم خداوند کے حضور خون بہاتے ہو - پھر اسکے ساتھہ ہی تم اللہ کے حضور گر جاؤ' اپنے تمام اعمال زندگی کے اندر اسکے مقدس حکموں کے عشق و اطاعت کی روح پیدا کرو' توبۃ و انابت کے آنسو بہا کر اور عجز و بیقراری کی تڑپ پیدا کرکے اسکے سامنے مجرموں کی طرح خاک عجز و نیاز پر لوٹو' اور اپنی جانوں کو' اپنے مال و متاع کو' اپنے اهل و عیال کو' اپنی تمام محبوبات و مطلوبات کو' اسکی لیے' اسکے کلمۂ مقدس کے لیے' اسکی ملت مرحومہ کیلیے' اور اسکی صداقت اور عدالت کے لیے اسکے سپرد کر دو - وہ خدا جس نے ابراهیم کی دعا سنی' جس نے اسماعیل کی قربانی کو قبول کیا' جس نے وادی غیر ذی زرع کو ظہور رسالت کبری سے مرکز مشارق و مغارب و مجمع اولین و آخرین بنایا' اگر تمہاری بد اعمالیوں اور سرکشیوں کی وجہ سے تمہیں ٹھکرا سکتا تھا' تو آج وہ تمہیں پیار بھی کر سکتا ہے' اور تمہاری دعاؤں کو سن بھی سکتا ہے -

پس توبہ کرو' اپنے عزائم و اعمال مقدسہ کو زندہ کرو' دعائیں مانگو' اور خداوند حجاز کو پکارو' تا تمہاری کھوئی ہوئی میراث پھر تمہیں واپس ملجائے - تمہارے غمگینی کے دن ختم ہوں' اور " لا ینال عهدی الظالمین " کے زمرے سے نکلکر " انی جاعلك للناس اماما " کے حزب اللہ میں داخل ہو جاؤ : ذالك یوعظ به من کان منکم یومن باللہ و الیوم الآخر -

واقعۂ لاہور

فاقض ما انت قاض، انما تقضی ھذہ الحیوۃ الدنیا ! (۲۰ : ۷۵)

لی سکرتان، و للندمان واحدۃ
شی خصصت بہ من بینھم وحدی

جس وقت یہ نمبر قارئین کرام کے ہاتھوں میں پہنچیگا، اس وقت مولوی ظفر علی خاں کے واقعہ پر پورا ایک ہفتہ گذر چکا ہوگا، اور خود ظفر علی خاں بھی محبوسیت کی سات راتیں اپنی منزل تنہائی میں بسر کر چکے ہونگے - ایسے کتنے ہی ہفتے، کتنے ہی مہینے، کتنے ہی سال، اور پھر کتنی ہی عمریں زندانیان صبر و امتحان نے بسر کردی ہیں، اور زندگی ہر طرح بسر ہوہی جاتی ہے مگر:

تو ہم شب را بسر کے می بری اے شمع کم فرصت؟
گرفتم سوختی پروانۂ آتش بجانے را !

یہ صرف ایک ہفتہ کا واقعہ ہے، مگر میرے سامنے صدیوں اور ہزارہا سالوں کے واقعات موجود ہیں - یہ صرف واقعہ ہے، مگر میری یاد میں وہ کچھہ محفوظ ہے جس میں واقعات کے ساتھہ انکے عواقب و نتائج بھی موجود ہیں - یہ ابتداے کار ہے، اور مجھسے اگر پوچھا جاے تو میں انتہاء راہ بھی بتلا سکتا ہوں - یہ صرف نشان راہ ہے، مگر میری نظریں نشان منزل بھی دیکھہ رہی ہیں - یہ صداء جرس ہے، لیکن میں محمل امتحان کا متلاشی ہوں - یہ قدم اولین ہے، لیکن ارباب ذوق کا ولولۂ آبلہ پائی جادۂ مصائب و محن کا منتظر ہے - یہ جام ابتلا و شکیب کی پہلی گردش ہے، مگر میں گردش آخرین کے تصور سے نشاط و سرور حاصل کر رہا ہوں و للہ در ما قال :

لی سکرتان، و للندمان واحدۃ
شی خصصت بہ من بینھم وحدی !

من کان یرجو لقاء اللہ فان اجل اللہ لآت !

طفلان شہر بے خبرند از جنون ما
یا این جنون ہنوز سزاوار سنگ نیست !

* * *

یہ نہ تو نئی خبر ہے اور نہ کوئی نیا واقعہ - تم ایک ہفتہ کے تازہ واقعہ سے غمگین ہو، لیکن اگر اس قسم کے حوادث پر غمگین ہونے کیلیے ہمیں بنایا گیا ہوتا تو ہم تاریخ حقائق و حوادث سے کہتے کہ اپنے تئیں اگل دے، اور ان تمام حوادث و نتائج کا ہمارے سامنے انبار لگادے جنکے خزائن عبرت و دفاتر بصیرۃ اسکے اندر مدفون ہیں - اگر ایسا ہوتا تو تم دیکھتے کہ جس حادثہ پر تمہیں آج اچنبھا ہو رہا ہے، وہ اس امتحان آباد ہستی کی کس درجہ پرانی، کس قدر عامۃ الورود، اور کس درجہ اکثر الامثال و النظائر کہانی ہے؟ تم غمگین ہو کہ ظفر علی خاں [illegible] سب کوئی گئی، مگر اوس وقت تم دیکھنے کہ اسی دنیا میں [illegible] کچھہ سلب کیا جا چکا ہے، اور بازار عمل میں جو متاع [illegible] رکھی جاچکی ہیں، انکے سامنے تمہارے دست بے مایہ کی جنس ناقص کیسی کچھہ حقیر ہے؟ فی الحقیقت اگر غور کرو تو جنبا ببضاعۃ مزجاۃ فاوف لنا الکیل ! کے سوا اور کیا ہے جو کہہ سکتے ہو؟

ایک عمر چاہیے کہ گوارا ہو نیش عشق
رکھی ہے آج لذت زخم جگر کہاں؟

ولنبلونکم بشیء من الخوف و الجوع و نقص من الاموال والانفس و الثمرات و بشر الصابرین الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ و انا الیہ راجعون -

پس نہ تو اس حادثہ پر تعجب ہے اور نہ شکایت، نہ تو طلب ہے اور نہ سوال - اس بارے میں میرا طریق سخن ابناء عصر سے بالکل مختلف ہے، اور میرا دل گوارا نہیں کرتا کہ رسمی طرز تاسف و اعتراض پر اصل حقیقت کو قربان کردوں - جیسا کہ میں نے ہمیشہ اسطرح کے مواقع پر ظاہر کیا ہے، اب بھی بے پردہ کہتا ہوں کہ تعجب اس چیز پر ہوتا ہے جو ناگہانی ہو، اور شکایت وہاں کی جاتی ہے جہاں توقع ہو - رہا طلب و سوال، تو اسکے لیے پہلی شرط امید ہے اور اب امید ہی کسکو رہی ہے :

نہیں ہے طاقت گفتار اور اگر ہو بھی
تو کس امید پہ کہیے کہ مدعا کیا ہے؟

* * *

اس امر پر مزید بحث کرنا کہ گورنمنٹ پنجاب نے جن دفعات کی بنا پر یہ کارروائی کی اور جس حالت میں کی، وہ کہاں تک رسمی اور نمایشی اعتراضات سے بچ سکتی ہے؟ فی الحقیقت محض بے سود ہے - گورنمنٹ پنجاب ایسا کرنا چاہتی تھی اور اس نے کیا - نہ تو اس نے جرم کی تشریح کی ہے اور نہ اسکی چنداں ضرورت ہے :

فقلت وما اذنبی؟ قالت مجیبۃ :
وجودک ذنب لا یقاس بہ ذنب !

یہ ظاہر ہے کہ مولوی ظفر علی خاں نے اس مرتبہ ہندوستان اگر کوئی بات گورنمنٹ کی محبوبات و مطلوبات کے خلاف نہ کی تھی بلکہ حتی الامکان ان میں معین ہوے تھے - حتی کہ آخر میں یہ باتیں اس قدر حد سے گذر گئی تھیں کہ بعض ارباب استقامت اپنے تاسف و تنغض کو چھپا نہ سکے تھے - با ایں ہمہ گورنمنٹ پنجاب نے بہت سے خطرات اپنے سامنے دیکھے اور اسکا علاج صرف انکی محبوسیت ہی میں نظر آیا : ان تحمل علیہ یلھث او تترکہ یلھث (۷ : ۱۷۵)

ہر عقلمند شخص جو موجودہ وقت کی نزاکت اور ضرورت پر نظر رکھتا ہے، یہی راے دیگا کہ جو کچھہ کیا گیا، گورنمنٹ کیلیے اسکا نہ کرنا کرنے سے زیادہ پر امن تھا - جبر و تشدد کے نتائج کبھی بھی خوشگوار نہیں ہوے ہیں، اور اگر موجودہ وقت کو گورنمنٹ نازک سمجھتی ہے تو اوسے اور زیادہ دانشمند اور بہت زیادہ عاقبت اندیش ہونا چاہیے - تاہم یہ تمام باتیں گورنمنٹ کے سوچنے کی ہیں نہ کہ ہمارے - ہمارے سامنے اس وقت دو گروہ موجود ہیں - اہل علم ہیں جو بتقاضاے اس حادثے سے کمال درجہ متاثر ہوئی ہے - دوسرے وہ نفوس خواص جنھوں نے اپنے ادعاء حق پرستی سے نزول امتحان و ابتلاء کو ہمیشہ دعوت دی ہے - پہلے گروہ سے صرف یہ کہنا ہے کہ عسی ان تکرھوا شیئاً و یجعل اللہ فیہ خیراً کثیراً (۴ : ۲۳) اور دوسرے کو یاد دلانا چاہیے کہ اب سے ہزارہا سال پیشتر ایک جماعۃ مومنین قانتین نے حکمران مصر سے کیا کہا تھا؟

فاقض ما انت قاض - جو کچھہ تجھے ہمارے لیے کرنا ہے کر
انما تقضی ھذہ الحیوۃ - گذر ! تو زیادہ سے زیادہ ہماری
الدنیا ! - اس زندگی ہی کا فیصلہ کر سکتا ہے
جو اس دنیا میں خاک دھول کی، حالانکہ ہماری اصلی زندگی دوسری ہے -

یا رب لا تسلبنی حبھا ابداً
و یرحم اللہ عبداً قال آمینا !

ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا، تتنزل علیھم الملائکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا، و ابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون - نحن اولیاؤکم فی الحیوۃ الدنیا و فی الاخرۃ - (۴۱ : ۳۲)

الله اکبر! الله اکبر! لااله الاالله و الله اکبر! الله اکبر! و لله الحمد!

و اذ جعلنا البیت مثابة للناس و امنا ؕ واتخذوا من مقام ابراهیم مصلی ؕ وعهدنا الی ابراهیم و اسماعیل
ان طهرا بیتی للطائفین والعاکفین والرکع السجود (۲ : ۱۹)

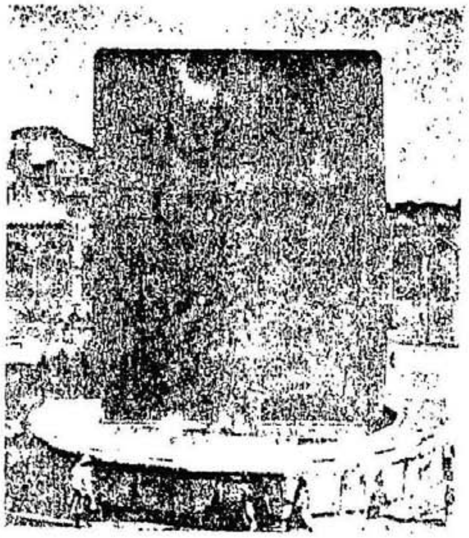

سرف خانہ کعبہ (زاد الله شرفها و اجلالها) کی چار دیواری کا ایک خاص منظر، جسپر نیا مصری غلاف چڑھا دیا گیا ہے

" فاجعل افئدة من الناس تهوی الیهم ! ! "

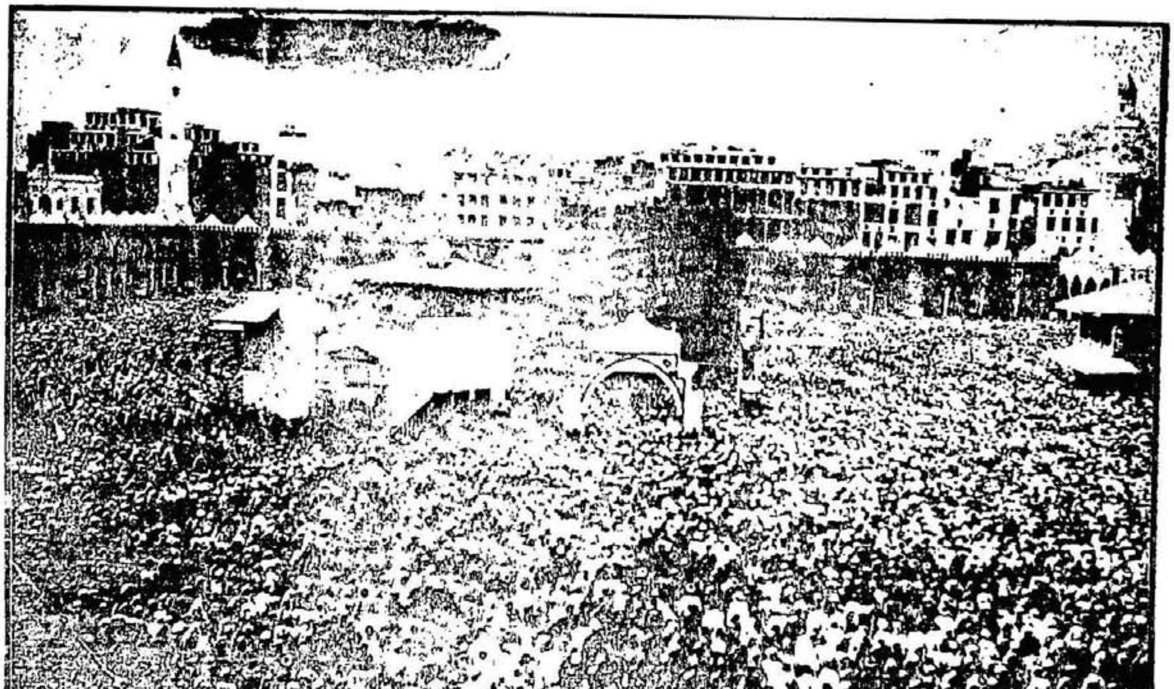

نماز عید حرم محترم کے اندر!

اللهم یا رب هذا البیت العتیق ! اعتق رقابنا و رقاب ابائنا و اخواننا و اولادنا من النار فی الدنیا و الاخرہ !
اللهم احسن عاقبتنا فی الامور کلها و اجرنا من خزی الدنیا و عذاب الاخرہ !

وانن في الناس بالحج ياتوك رجالا على كل ضامر ياتين من كل فج عميق !

ربنا اني اسكنت من ذريتي بواد غير ذی ذرع عند بيتک المحرم ' ربنا ليقيمو الصلوة ' فاجعل افئدة
من الناس تهوی اليهم وارزقهم من الثمرات لعلهم يشکرون (١۴ : ٣٧)

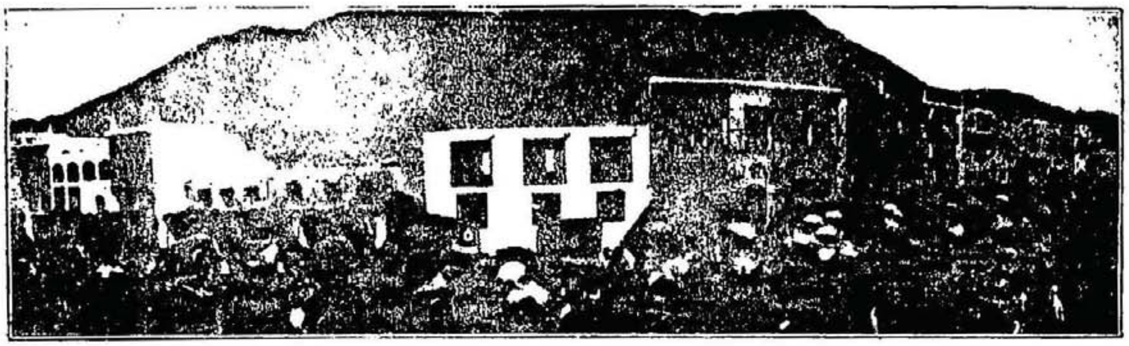

میدان عرفات کی طرف حجاج کا کوچ !

" ان الصفا والمروة من شعائر الله !"

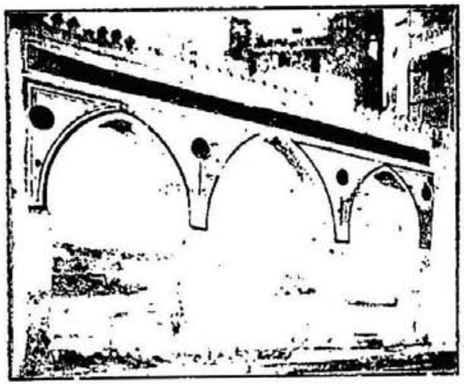

صفا اور مروہ کی پہاڑیاں جہاں حجاج سعی کرتے ہیں !

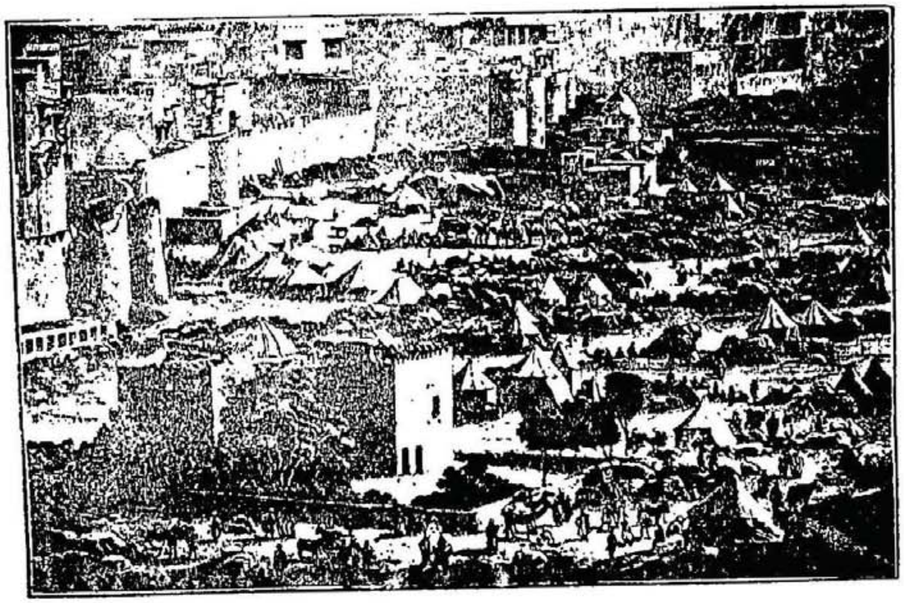

حجاج کا پڑاؤ عرفات میں !

لبیک! لبیک! اللهم لبیک! لا شریک لک لبیک! ان الحمد و النعمة لک و الملک لا شریک لک!

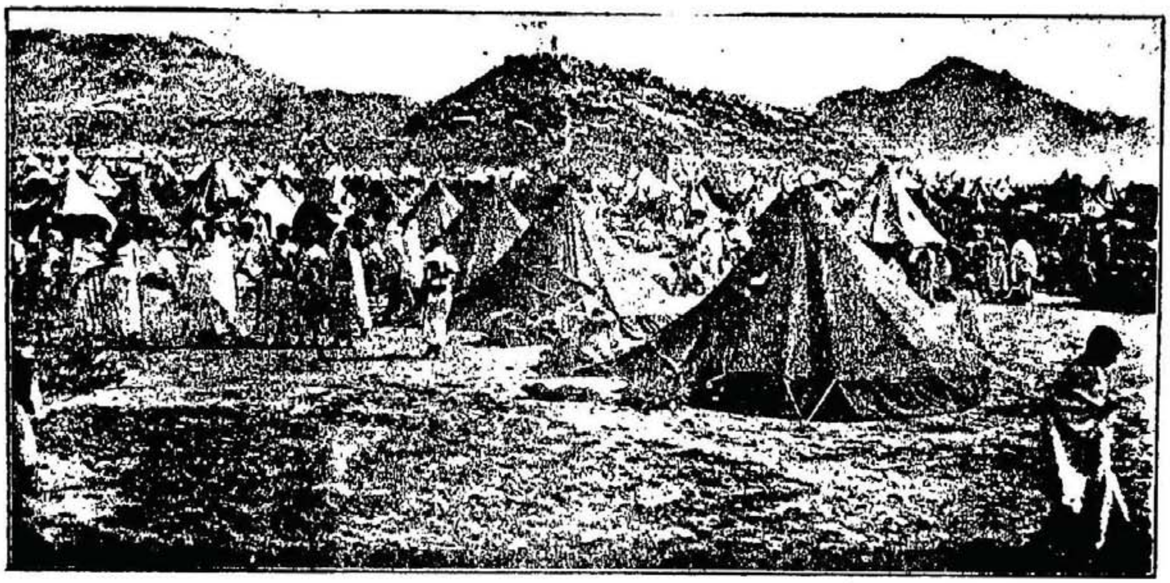

میدان عرفات اور جبل رحمة جہاں امیر الحج خطبۂ حج پڑھتا ہے، اور جہاں حجة الوداع میں تکمیل شریعت الٰہیہ کا آخری
خطبہ مجمع عرب و عجم کو سنایا گیا تھا!

منا میں دسویں ذی الحجہ کو حجاج کا ورود اور قربانی -

اللهم اعز الاسلام و المسلمین! و اخذل الکفرة و المبتدعة و المشرکین! بدوام سلطنت عبدک و ابن عبدک، الخاضع لجلال کبریائک و مجدک - سلطان البرین و خاقان البحرین، خادم الحرمین الشریفین، المغازی و المجاهد فی سبیل الله - السلطان ابن السلطان: السلطان محمد خان - خلد الله تعالیٰ ملکه و سلطنته - اللهم انصره و انصر عساکره! و کن اللهم حافظه و مؤیده و ناصره! و امحق بسیفه رقاب الطائفة الکفرة الفجره!

ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبارکا و ھدی للعالمین - فیہ ایات بینات مقام ابراھیم ۚ ومن دخلہ کان امنا (٣ : ٩٠)

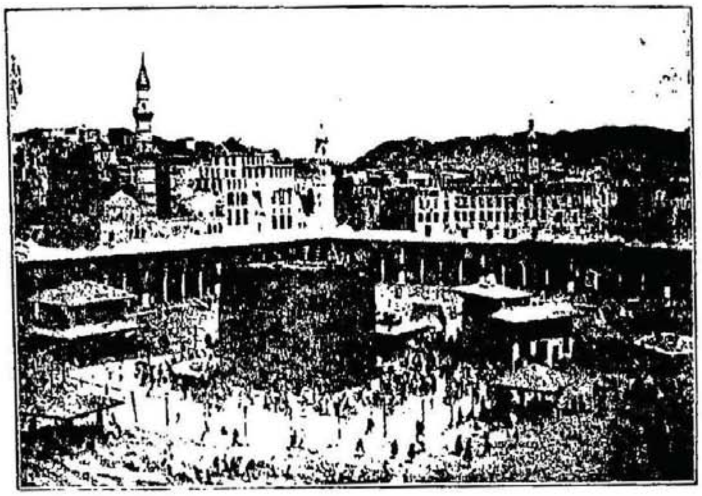

حرم شریف کا ایک داخلی منظر عام !

" وادی غیر ذی زرع " (مکۂ معظمہ) کی آبادی کا ایک منظر عمومی !

ولله على الناس حج البيت من استطاع اليه سبيلا - و من كفر فان الله غني عن العالمين ! (۳ : ۹۱)

جمـــال کعبـــہ مگـــر عـــذر رہرواں خواهـــد
کہ جـــان خستہ دلاں سوخـت دربیـــا بانش !

ـالہ کعبہ کے غلاف کا مصري کا محمل جو ہر سال مصر سے ایک جشن عام کے ساتھہ روانہ ہوتا ہے !

مصري محمل کا مکہ معظمہ میں ورود !

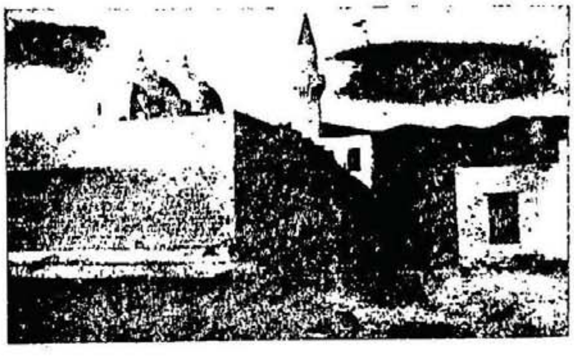

مسجد حضرۃ سیدنا حمزہ رضي الله تعالی عنہ

ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جاؤك و استغفروا الله و استغفر لهم الرسول لوجدوا الله توابا رحيما (٤ : ٦٤)

راسي يثرب كجاست ؟ آه ز حرمان ما ! دامن دل ميكشد خار مغيلان ما !

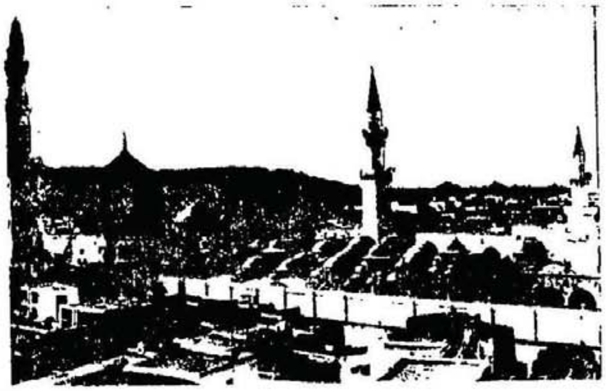

مدينه منوره زاد الله شرفها كي آبادي كا ايک منظر عمومي ۔

ان الرسائل للملوک ببابهم و وسيلتي العظمى بهذ الباب ۔

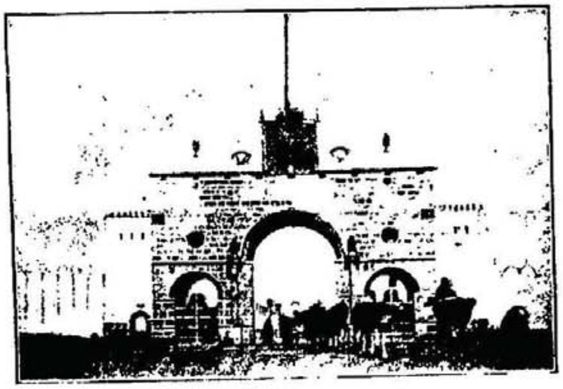

مدينه منوره كا دروازه باب العنبريه (جسكو باب الرشاديه بهي كهتے هيں)

مسجد نبوي كا ايک منظر داخل صحن سے - على صاحبها الصلوة والسلام ۔

اللهم اعز الاسلام و المسلمين ! و اخذل الكفرة و المبتدعة و المشركين ! اللهم شتت شملهم ! اللهم مزق جمعهم ! اللهم دمر ديارهم ! اللهم انصر من نصر الدين ! و اخذل من خذل المسلمين ! اللهم انصر من نصر دين محمد صلى الله عليه و سلم و جعلنا منهم ! و اخذل من خذل دين محمد ولا تجعلنا منهم ! " رب لا تذر على الارض من الكافرين ديارا " انك انت العزيز الحكيم ۔

اعاظم و امراء هند جنهوں نے افواج و اموال سے انگلستان کی اعانت کی

(۱) هز هائنس راجه نرسنگهه گڑه
(۲) مهاراجه اندور
(۳) نواب صاحب سچین
(۴) مهاراجه جودهپور
(۵) مهاراجه پٹیاله
(۶) راجه صاحب سرمور
(۷) مهاراجه ریوا

اسراء جنگ یورپ ! مراکب مقیدہ و رعایاء فریق محارب !

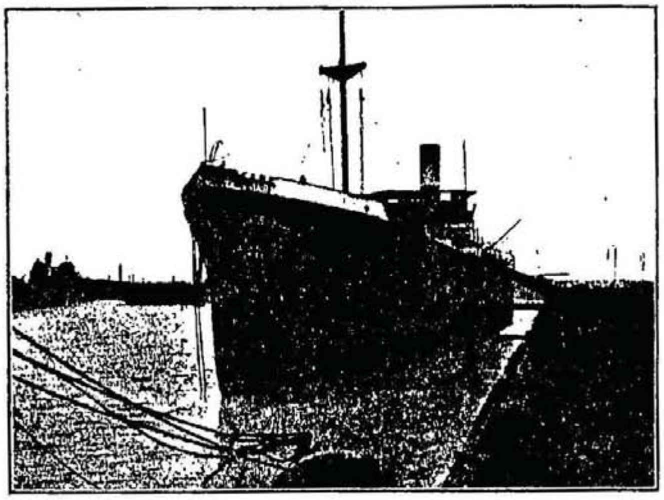

آسٹریا کا ایک اسٹیمر " پرلیا " جو کلکتہ میں اعلان جنگ کے بعد روک لیا گیا -

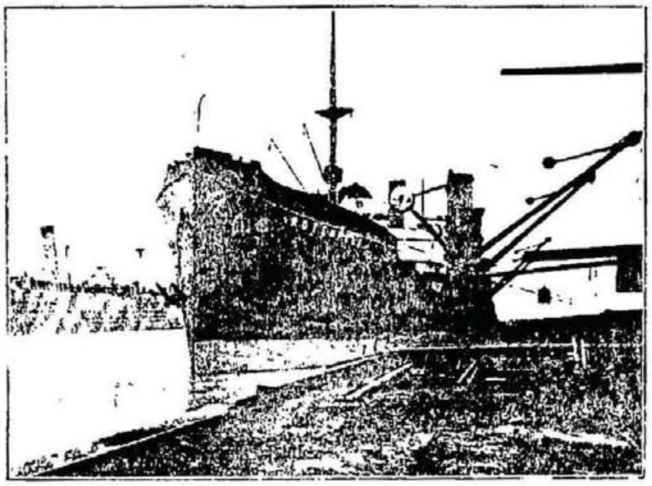

" رولن فلس " جرمن بوٹ جو اعلان جنگ کے وقت کلکتہ میں تھا اور روک لیا گیا

خدر پور هارس کلکتہ میں جرمن قیدی جو اعلان جنگ کے بعد نظر بند کردیے گئے

ان یمسسکم قرح فقد مس القوم قرح مثلہٗ و تلک الایام نداولها بین الناس (۳ : ۱۳۴)

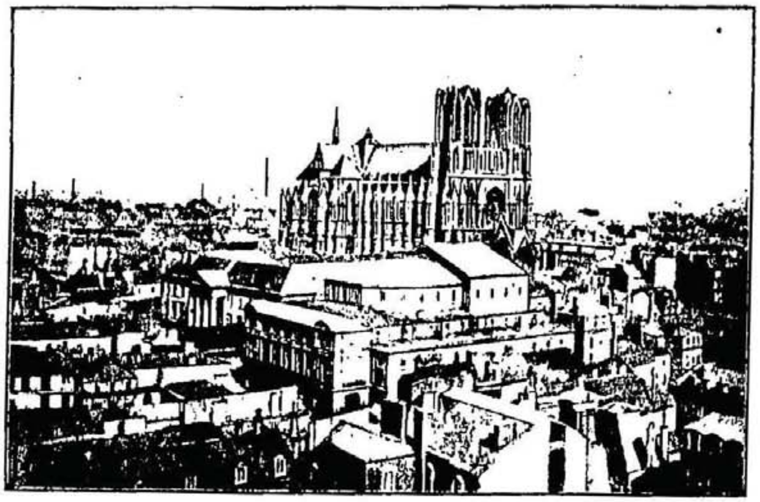

ریم (واقع فرانس) کی حسین و جمیل آبادی کا ایک منظر عام جسے جرمن گولہ باری نے برباد کردیا : فما بکت علیهم السماء والارض و ما کانوا منظرین (۴۴ : ۲۹)

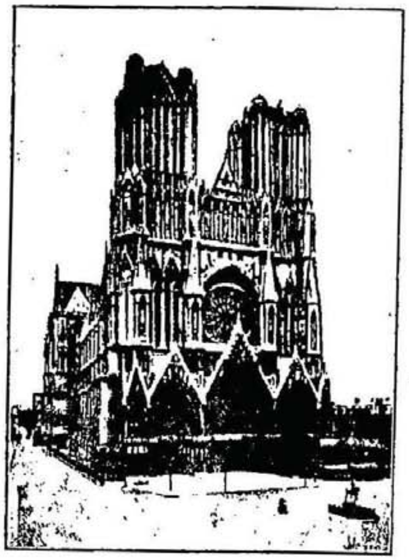

ریم کا مشہور عالم گرجا جسکی دیواریں گر چکی ہیں' جسکے برج ٹوٹی ہوئی اینٹوں اور گرد و خاک کا ڈھیر ہیں' اور زمین مغرب وہ سب کچھہ دیکھہ رہی ہے جو کل تک مشرق کیلیے مخصوص تھا - و تلک الایام نداولها بین الناس -

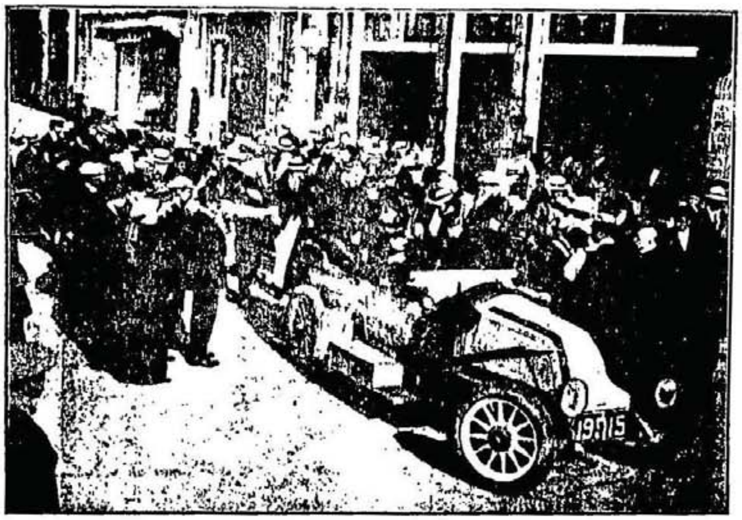

بد بخت بلجیم کے حیات آخریں کی رزق : انٹورپ میں توپخانے کے ساتھہ سپاہیوں کی موٹر کار پر انقل و حرکت

حادثهٔ الیمهٔ مصیبت زدگان ''کوما گاٹو''

مشہور جہاز ''کوما گاٹو مارو''

بج بج (کلکتہ) کا وہ مقام جہاں حادثہ ہوا

گرفتاران کوما گاٹو کو حادثہ کے بعد کلکتہ پولیس لے جا رہی ہے

بعض مناظر متفرقہ جنگ !

میلینیس کی ایک شاہراہ !

انٹورپ · فضائی گولہ باری سے عمارتوں کا نقصان

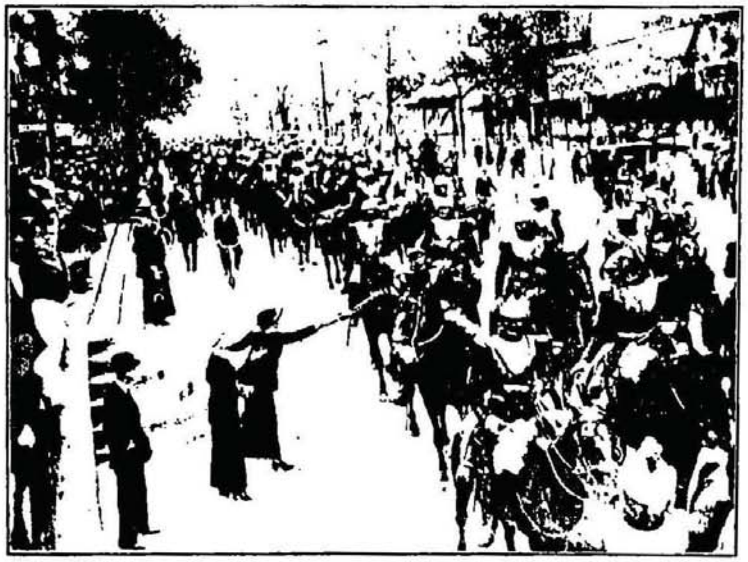

پیرس سے فوج کا کوچ اور بنات فرانس کی مشایعت !

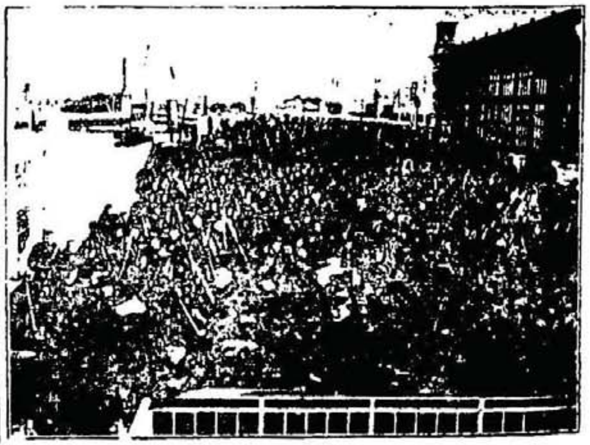

مدراس اور کلکتہ کے دو متضاد منظر!

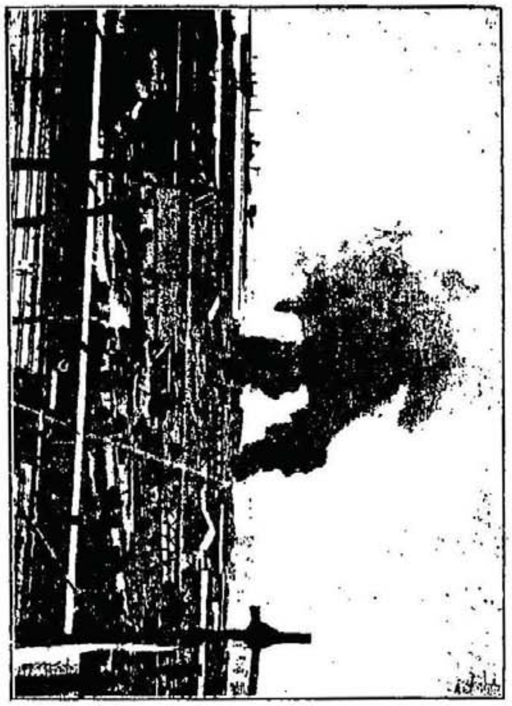

ساحل مدراس ر اطراف کا ایک منظر عام مع برما ارائل کمپنی کے حوضوں کے جنکو ایمڈن کے گولوں نے مشتعل کردیا ہے اور انسے دھوئیں کی آگیں بلند ہو رہی ہیں-

رھي تمر مر السحاب (٦ : ٨٨)

نصف شب کے وقت ایمڈن کی شعلہ افشانیوں کا ایک منظر منور! تیل کے حوضوں سے شعلے بلند ہیں اور تمام فضاے تاریک روشن ہوگئی ہے ا

ارمینین کالج کلکتہ کے والنٹیر

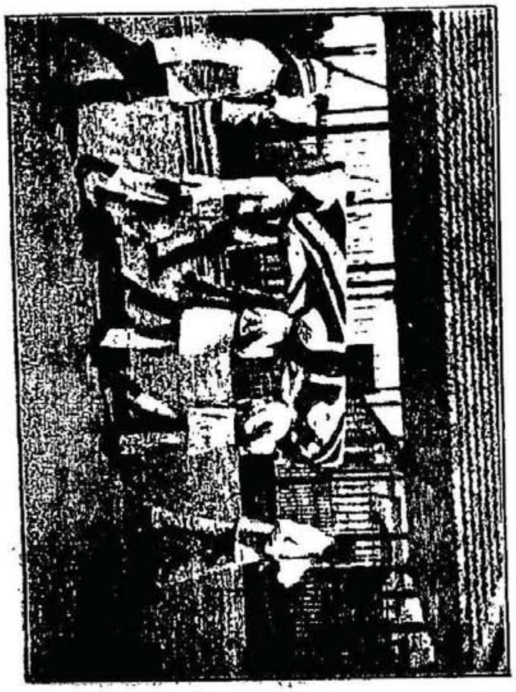

بي - آئي - کمپنی کا ایک جہاز چہپرو حادثۂ ایمڈن کے وقت بندرگاہ مدراس میں مقیم تھا - اسکا ایک افسر مسٹر فلیچر ایمڈن کی گولہ باری کی زد میں آگیا - اسکا جنازہ قبرستا جا رہا ہے ا

معرکہ عظیمہ مونس و محاربہ خط سرحد فرانس !

یہ جنگ کا ایک نہایت درد انگیز منظر ہے - ایک معرکے میں افواج متحدہ کا توپ خانہ جرمن گولہ باری سے بالکل برباد
ہوگیا اور تمام توپچی نذر اجل ہوگئے - صرف ایک ھالینڈ سپاھی باقی تھا جو آخر تک موجود رہا

جرمن فوج مونس کے قریب ایک نہر کو حملہ آورانہ عبور کررہی ہے !

تاریخ مراکب ھوائیہ کا ایک صفحہ !

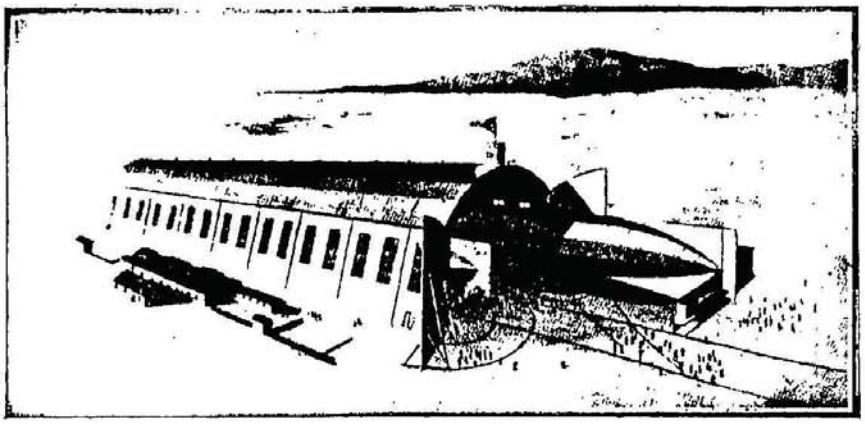

وکٹوریا لوئس نامي ایرو پلین جسمیں سب سے زیادہ جنگی سامان کي تعداد رکھی جاسکتي ھے -

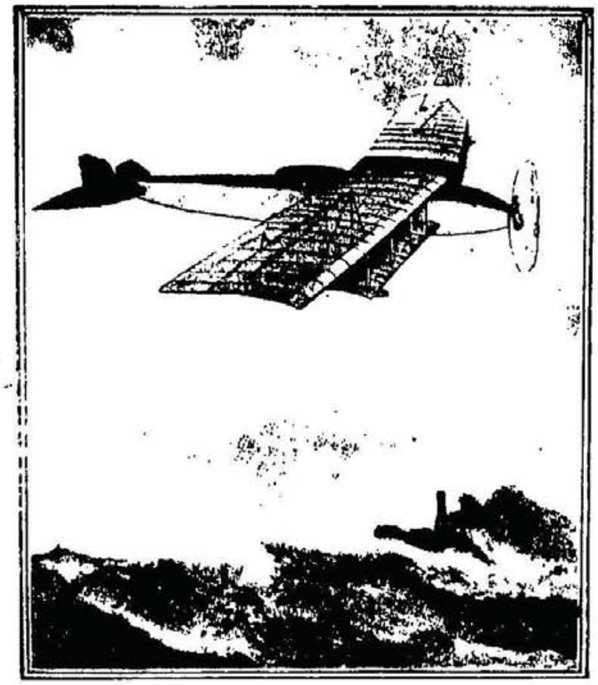

جنگي طیارہ جو فوجي حالات کي تفتیش کر رہا ھے اور جسکی شرح رفتار ۳۸۵ میل فی یوم ھے -

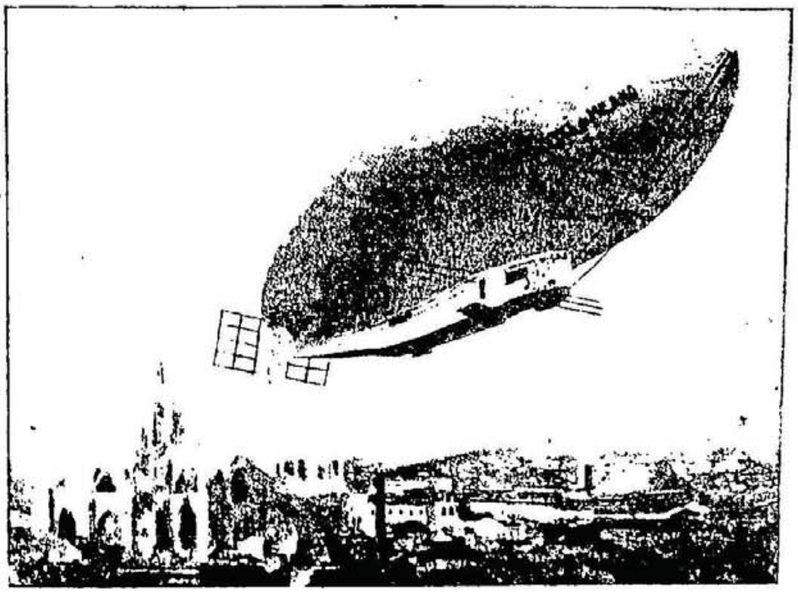

جرمنی کے زپلن قسم کا ایک ھوائی جہاز جسمیں بہ یک وقت ۳۰ آدمي سفر کرسکتے ھیں ·

طیارات حربیہ کی ہلاکت افشانی

اس تصویر میں دکھلایا گیا ہے کہ ہوائی جہاز کیونکر سمندر میں اوپر سے گولہ باری کرتے ہیں اور کس طرح جہازوں کو برباد کردیتے ہیں ؟

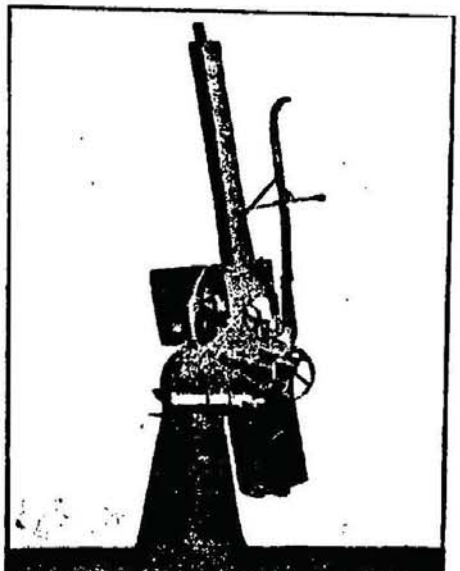

ہوائی جہازوں پر نیچے سے گولہ پھینکنے کیلیے یہ توپ ایجاد کی گئی ہے جسکا نشانہ بخط مستقیم اوپر کی طرف رہتا ہے اور ہوائی جہازوں کی حرکت کے ساتھہ اسکی مشینری بھی حرکت کرتی رہتی ہے ا

میدان کلکتہ میں یورروپین والنٹیروں کی عسکری مشق و نمایش

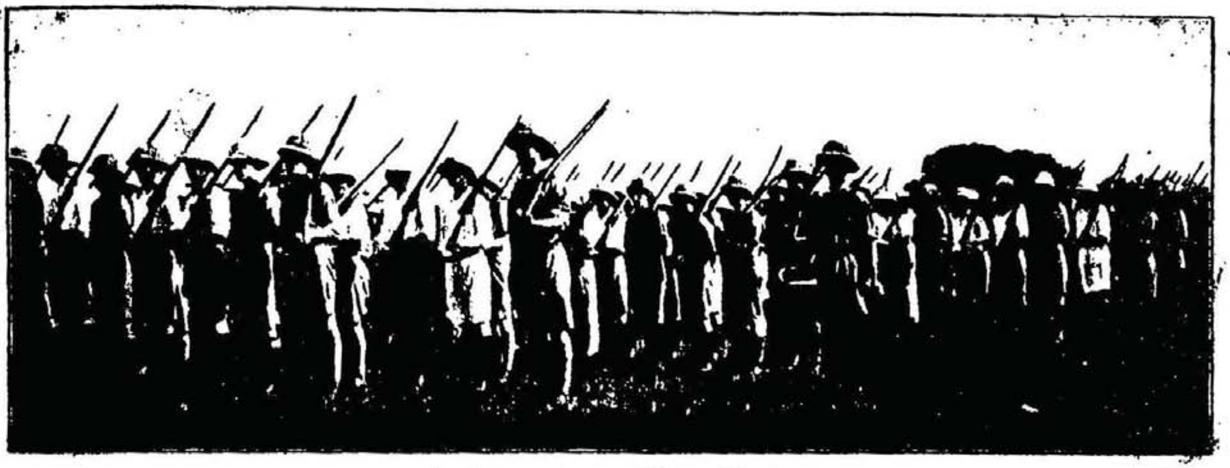

چهه هزار والنٹیروں کا ایک حصه جو مشق کررہا ہے -

والنٹیروں کا نیا اسکاٹ لینٹی دسته جسمیں ڈھائی سو سپاہ هیں -

کلکته لائٹ هارس کی قواعد تعداد [

طلسم ایمڈن کی سحر کاریاں !

تو فتنۂ زمانہ شدی ورنہ روزگار
بود ست پیش ازین قدرے آرمیدہ تر !

پریس کمیونک مظہر ہے :

" یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ایمڈن نے ۱۵ سے ۱۹ اکتوبر کے اندر پانچ اور جہاز غرق کیے ہیں - ان جہازوں کے نام یہ ہیں :

(۱) چلکانا (۲) ٹرواہلس (۳) بن مہر (۴) کلن گرانٹ (۵) پنڈراول -

یہ جہاز بحر ہند کے جنوب مغربی ساحل سے کسی قدر فاصلہ پر غرق کیے گئے -

ان جہازوں کے ملاح اور مسافر سینٹ ایگبرٹ اسٹیمر پر کوچین پہنچے ہیں "

اسی طرح کولمبو کا سرکاری تار ہے :

" ایمڈن نے " مینی کواے " سے مشرق کے جانب ۱۲۰ میل کی مسافت پر ۵ جہاز غرق کردیے -

چلکانا ، بن مہر" اور ٹرواہلس نامی جہاز بالکل نئے تھے اور پہلی بار سفر کے لیے نکلے تھے - " چلکانا " مسافروں کا اسٹیمر تھا - زغال بردار جہاز " ایکسفورڈ " کوئلے سے بالکل لبریز تھا !

جہاز رانی بند ہوگئی ہے ، لیکن گذشتہ شب کی بحری اطلاع واضح کرتی ہے کہ ۲۴ گھنٹے کے اندر راستہ صاف ہوجانیکی امید ہے (جیسا کہ ایک ماہ سے بحمد للہ برابر امید کی جا رہی ہے !)

" کلن گرانٹ " کے ملاحوں کے علاوہ ۱۳ یورپین مسافر بھی تھے - یہ جہاز اسباب سے لدا ہوا سیلون جا رہا تھا - گورنر مدراس کی کتابیں ، تصاویر ، اور موٹرلس بھی اسی میں تھے ، جنکی قیمت ۲۰۰۰ پاونڈ یعنی ۳۰ ہزار روپیہ اندازہ کی گئی ہے - اسکے ذخائر میں ۲۰۰۰ سے زاید وھسکی شراب کے بکس بھی تھے -

ٹراویلس کے اسباب میں ۳۲۰ ٹن یعنی ۸۹۶۰ من چاے بھی تھی "

اسی تار سے واضح ہوتا ہے کہ علاوہ ۵ غرق شدہ جہازوں کے ایمڈن نے ایک چھوٹے زغال بردار جہاز " ایکسفورڈ " کو گرفتار کر لیا ہے ، جسکا وزن ۴۵۴۰ ٹن ہے -

(مجموعی نقصانات)

ایمڈن ابتک ۱۵ تجارتی جہازوں کو غرق آب کر چکا ہے جنکے نقصانات کا تخمینہ ۲ ملین پونڈ کیا گیا ہے ، یعنی ۳ کروڑ روپیہ -

ایمڈن کے تمام غرق کردہ جہازوں کی فہرست حسب ذیل ہے :

نام جہاز	مقدار وزن بحساب ٹن
ڈپلو میٹ	۷۶۱۵
لوواٹ	۶۰۰۰
بن مہر	۴۸۰۶
کلین متھسن	۴۷۷۹
فوائل	۴۱۴۷
ٹرابک	۴۰۱۴
چلکانا	۳۹۵۲
کلن گرانٹ	۳۹۴۸
کلنگ لڈ	۳۶۵۰
کلن	۳۵۴۴
ربرا	۳۵۰۰
ٹرواپلس	۳۴۳۷
انڈس	۳۳۹۳
ٹالمرک	۳۳۱۴
پنڈ راول	۲۶۶۹

میزان ۷۶۸ ، ۶۲ ٹن

ایمڈن نے ۱۰ ستمبر سے غارتگری شروع کی - ۱۰ اور ۱۴ ستمبر کے درمیان انڈس ، لوواٹ ، کلن ، ٹرابک ، ڈپلومیٹ ان کو خلیج بنگال میں غرق کیا اور انکے ملاح اور مسافروں کو کبنگا پر سوار کرکے کلکتہ بھیجدیا -

کبنگا کو روانہ کرنے کے چند گھنٹے بعد " کلین متھسن " پر اپنے گولوں کی مزید مشق فرمائی کی ، اور پھر ۲۲ ستمبر کو مدراس کے سامنے نمودار ہوکر تاریخ ہند میں اول مرتبہ دریا کی جانب سے جنگی اقدام کیا ، اور برما آئیل کمپنی کے حوضوں پر گولے پھینکے -

اس کے بعد ۲۶ - ستمبر کو بحر ہند کے مغربی ساحل پر کنگ لڈ ، ٹالمرک ، ربرا ، اور فوائل کو غرقاب کیا ، اور امیر البحر کے زغال بردار جہاز " بورسک " کو بھی گرفتار کرلیا -

اسوقت سے اس زیادہ حملہ کی رپورٹ تک غالباً وہ جزایر لکادیفہ میں مقیم رہا ، جو " مینی کوائے " سے تقریباً ۱۵۰ میل پر واقع ہیں -

اسی اثنا میں یہ خبر تار برقیوں کے ذریعہ مشہور کی گئی کہ ۲۸ ستمبر کو دو جاپانی جہازوں نے ایمڈن کو غرق کردیا ہے ، ساتھہ ہی ۱۵ - اکتوبر کو امارت بحریہ نے اعلان کیا کہ (انگریزی) کروزر " یا رموتھہ " نے جرمنی کے " تار کو مینیا " کو ڈبادیا اور اسیطرح اسٹیمر " یونٹو پورس " کو بھی گرفتار کرلیا جو ایمڈن کے ساتھہ بطور بار بردار جہاز کے رہا کرتا تھا - اس سے یہ قیاس پیدا کرایا گیا کہ ایمڈن بھی ضرور غرق ہوگیا ہوگا -

اس واقعہ کے تاریخ سے ہمیں مطلع نہیں کیا گیا ہے ، لیکن یہ امر قابل غور ہے کہ جس تاریخ کو یہ خبر شائع کی گئی ہے ، عین اسی تاریخ سے ایمڈن نے پھر جہازوں کو مغربی ساحل پر غرق کرنا شروع کردیا ہے - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایمڈن کو زندہ چھوڑ دینا بہ نسبت اسکی موت کے زیادہ پر امن ہے !

(اخری حادثہ کی مزید تفصیل)

مدراس ٹائمس نے ایمڈن کے تازہ ترین حملوں کے متعلق جو بیانات شائع کیے ہیں ، انمیں بعض باتیں نہایت دلچسپ ہیں :

" ۴۰۰ - ستم رسیدگان ایمڈن منگل کے دن کوچین پہونچے - انمیں ایک عورت بھی تھی جسکا نام مسز الیس ہے - مسٹر و مسز الیس مع دو اور مسافروں کے جہاز " ٹراؤس " پر " شنگھے " سے آرہے تھے - ٹراؤس کے کپتان کو خبر دی گئی تھی کہ ایمڈن غالباً خلیج بنگال میں موجود ہے - مگر بد قسمتی سے ایمڈن کو بھی اپنے عجیب و غریب ذرائع سے اسکی اطلاع ہوگئی ، اور اسنے بھی وہی راستہ اختیار کیا جس سے " ٹراؤس " آنیکو تھا - جب ٹراؤس راس کماری (کیپ کومرین) سے گذرا تو دور پر ایک روشنی سی نظر آئی - سلیچر کی شب کو جب وہ جزیرہ " مینی کوائے " پہنچا جو کوچین سے ۲۰ میل پر واقع ہے ، تو ایمڈن نے ایک گولہ پھینکر اسے ... جانے کا ... دیا - ا ... ا ...

ٹراؤس پر آئے اور مسافروں کو ایک دوسرے گرفتار شدہ اسٹیمر پر سوار کرادیا - مسافروں کو بہت کافی مہلت دی گئی تھی - حتی کہ بلیاں اور چند پالتو جانور بھی مسافر اپنے ساتھ لے جاسکے -

دوسرے دن ٹراؤس کے قیدی دیگر قیدیوں کے ساتھ ڈیک (جہاز کے بالائی حصے) پر بیٹھے ہوئے اسطرح گپ کررہے تھے' جیسے ڈرائنگ روم میں باطمینان بیٹھے ہوئے ہیں - سب کوئی ایمڈن کے کیٹ ماؤس (ایک قسم کا کھیل ہے جو ہمارے یہاں کے " آنکھ مچول" کے مشابہ ہے) کا تماشا دیکھہ رہے تھے -

ایمڈن کی مستعدی اور ہوشیاری کے واقعات نے قدیم افسانوں کے عجائب و غرایب کو زندہ کردیا ہے - اسکے افسر کھیل کود میں لگے رہتے ہیں' لیکن جونہی افق پر کوئی سیاہ دھبہ سے نظر آیا اور کپتان اپنے کام کیلیے مستعد ہو بیٹھا - بیچارے قیدیوں کو اوسوقت اختلاج قلب ہونے لگتا ہے کہ اب کوئی نیا شکار پھنسنے والا ہے - وہ دعا کرنے لگتے ہیں کہ ایمڈن اسکا تعاقب نکرے - مگر نہیں ! ایمڈن کیلیے ایسی دعائیں بیکار ہیں - اسکا وجود خود بھی دعاؤں ہی سے پیدا ہوا ہے - وہ معاً بخط مستقیم اس جہاز کے پاس پہونچتا ہے' اسکو کھڑا کرتا ہے' اسپر اپنے جہاز رانوں کو بھیجتا ہے' اور پھر مسافروں کو اوتار کر جہاز غرق کردیتا ہے "

اسکے بعد خود مدراس ٹائمس لکھتا ہے :

" میرے مخبر کل ۲۴ گھنٹے ایمڈن پر رہے' اور اس درمیان میں ایمڈن نے سات جہازوں کو گرفتار کیا اور ایک گرفتار شدہ جہاز اسکے ہمراہ پہلے سے موجود تھا - انمیں سے ۵ غرق کردیے گئے - ۲ سے زغال برداری کا کام لیا گیا اور آٹھویں پھر (یعنی "سینٹ اگبرٹ" پر) جملہ قیدیوں کو عدن چلے جانیکا حکم دیا اور دور تک اسکے ہمراہ گیا - جب وہ اپنے زغال بردار جہاز کے پاس واپس آیا تو اسے معلوم ہوا کہ سنٹ اگبرٹ پر کافی کھانا نہیں ہے - جو عدن تک کافی ہوسکے - ایمڈن فوراً دوڑا اور سنٹ اگبرٹ کو گولہ پھینک کر ٹھہرایا اور عدن کے بجاے کوچین جانیکا حکم دیا -

جسقدر مسافر یہاں پہنچے ہیں' سب کے سب اهل جرمنی کے اخلاق و شرافت اور کمال انسانیۃ و حسن معاملۃ کے مداح ہیں - انکی رحمدلی کی ایک مثال یہ ہے کہ قبل غرق کرنے کے جملہ جاندار چیزوں کو (مثلاً مرغی کتا وغیرہ کو) گولی مار دیا کرتے ہیں تاکہ غرق ہونے کی حالت میں انہیں زیادہ تکلیف نہو -

ایمڈن کو ہر بات کی پوری واقفیت ہے اور وہ دنیا کی پوری پوری خبر رکھتا ہے - اسکا ایک افسر ہمسے کہنے لگا کہ ایمڈن کے جہاز ران جزیرہ " میني کواے" پر آج شام کو فٹ بال کھیلینگے ! ایک قیدی نے پوچھا کہ اگر کوئی انگریزی کروزر آپکے تعاقب میں ہو تو آپ کیا کرینگے ؟ اسنے فوراً جواب دیا کہ ایسا نہیں ہوسکتا - کیونکہ دشمن کا جہاز آج رات کو کولمبو میں رہا ہے - ہمیں سب کچھہ معلوم ہے !

(ایک کپتان کا چشم دید بیان)

مدراس میل کے ایک قایم مقام سے " چلکانا " جہاز کے کپتان " ارکڈیکون " نے حسب ذیل حالات بیان کیے ہیں :

" تقریباً تین ہفتے ہوے کہ " بوسک " جہاز کو گرفتار کرلینے کے بعد ایمڈن ڈائگو گرشیا کیلیے کوچ چلا گیا جو مجمع الجزائر " چگوس " کا بہت ہی بڑا جزیرہ ہے - یہاں ایمڈن نے اپنے پانی گرم کرنے کے خزانے کو صاف کیا اور اسپر باطمینان رنگ چڑھایا - اسکے بعد " بوسک " سے کوئلہ لیا اور مزید شکاروں کے کھوج میں نکل کھڑا ہوا - پہلا غرق شدہ جہاز ایک ڈریجر تھا (یعنی سمندر سے موتی وغیرہ نکالنے والا جہاز) اور نیوزیلینڈ جارہا تھا - اسیدن اسکو دوسرا شکار " کلانٹ گرانٹ " بھی ملگیا - اتوار کے دن ۲ بجے " بن مہر " گرفتار کیا گیا - اور اسی دن " ٹراللس" سے بھی اسکی توپوں کو کھیلنے کا موقعہ ہاتھہ آ گیا -

دوشنبہ کو سینٹ اگبرٹ اور ایکسفورڈ بھی - غرق ہوے ایکسفورڈ اور بوسک میں صیغہ امیر البحری کا کوئلا لدا ہوا تھا - ایمڈن کے نے کہا کہ اگر " بوسک " اور " ایکسفورڈ " ہاتھہ نہ لگتے تو ہم کسی غیر طرفدار بندر میں چلے جاتے - یہ جگہ کوچین سے صرف ۱۲۰ میل کے فاصلہ پر ہوگی - غرق شدہ جہازات اور آنکے اسباب کے نقصانات کے متعلق ایمڈن کے کپتان نے کہا کہ ۴ یا ۵ ملین اسٹرلنگ سے کم نہیں ہوا ہے - یعنی ۶ یا ۷ کروڑ روپیہ -

ٹرالیلس کو ابھی صرف ۷ مہینے پانی میں ڈالے ہوے گذرے تھے - اسپر ہزار ہا ٹن قیمتی اسباب تجارت لدا تھا -

امریکن جہاز " سینٹ اگبرٹ " مشرق سے نیو یورک جارہا تھا - غیر طرفدار جہاز ہونیکی وجہ سے ڈبایا نہیں گیا لیکن قیدیوں کی سواری کیلیے ساتھہ رکھہ لیا گیا - کپتان ارکڈیکن نے کہا کہ ہمارا جہاز غرق شدہ جہازوں میں ۲۳ واں جہاز تھا - ایمڈن جہازوں کے اوقات نقل و حرکت سے پوری طرح واقف تھا - آسے اسکی بھی خبر تھی کہ دنیا میں کیا کیا ہو رہا ہے - اخبارات برابر اسکے مطالعہ میں رہے ہیں' اور اس میں بھی شک نہیں کہ کسی خاص جگہ سے آسے پوری اطلاع ملتی رہتی ہے اور مراسلات کا سلسلہ جاری ہے !! "

(ایمڈن کا طلسم !)

غرق شدہ جہاز " چلکانا " کا کپتان اور دیگر افسر کلکتہ پہنچ گئے ہیں - پریس کے قائمقام سے ایک افسر نے کہا کہ ایمڈن تمام جہازوں کی نقل و حرکت سے پوری طرح آگاہ تھا - ایمڈن کے ایک افسر نے ایک جہاز کو روانہ کرتے وقت کہا کہ ابھی ہملوگوں کو ۳ جہاز اور غرق کرلے ہیں - پھر اُن آنے والے جہازوں میں سے ہر ایک جہاز کے پہونچنے کا وقت بتلایا جو بعد کو بالکل ٹھیک نکلا - اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ سمندر کے اندر اس تن تنہا وجود قاہر و حاکم کے ذرائع معلومات کیسے عجیب و غریب و طلسمی ہیں ؟

ایمڈن کے افسروں کی صحت بھی بہت اچھی ہے' اور نہایت مطمئن' فارغ البال' اور خوش و خرم رہتے ہیں - وہ اپنی ضرورت کی رسد ہمیشہ بر وقت جہازوں سے لے لیا کرتے ہیں -

جہاز " چلکانا " کو خالی کرنے میں ۷ گھنٹے صرف ہوے - اس جہاز پر ۴ بھیڑ تھے - ایمڈن جہاز رانوں نے انکو بڑے شوق سے لےلیا -

" چلکانا " جب پورٹ سعید سے روانہ ہوا تھا تو اس نے اخبار اسٹیٹسمین کا فائل اپنے ساتھہ لے لیا تھا - اس میں اگست کی آخری تاریخوں سے لیکر اول اکتوبر تک کے کل پرچے تھے' اور ان میں ایمڈن کے تمام کارناموں پر بحث و مباحثہ کیا گیا تھا - ایمڈن کے کپتان نے نہایت شوق سے یہ فائل لے لیا اور بڑی دلچسپی سے اُن تمام مضامین کو پڑھتا رہا جن میں دشمنوں نے کمالات کا اعتراف کیا تھا !

ایمڈن کے پاس ویلش کا بہترین امیر البحری کوئلہ ہے جو کم سے کم ایک برس تک کیلیے اسکو کافی ہوگا - اسکا وزن ۴۰۰۰ ٹن ہے -

کپتان ارکڈیکون سے ایک شخص نے کہا کہ ایمڈن تو نہایت ہی چھوٹا جہاز ہے - ایسا کیوں نہیں کرتے کہ پوری قوت کے ساتھہ اپنے جہاز کو لیجا کر اس سے ٹکرا دو ؟ کپتان نے جواب دیا کہ یہ ناممکن ہے - قبل اسکے کہ تمہارا جہاز اسکے پاس پہونچے' تمہارے جہاز پر گولے برسنے لگینگے - علاوہ اسکے پہلا گولہ پھینکنے کے بعد ایمڈن چکر کھا کر جہاز کے عقب میں آجاتا ہے - اسلیے اسکی گرفتاری بہت ہی دشوار ہے اسکو لاسلکی (بے تار کی خبر رسانی کے ذریعہ) ہمیشہ خبریں ملتی رہتی ہیں - یہ اپنے زغال بردار جہاز کی بھی کچھہ پروا نہیں کرتا - اکثر ایسا ہوا ہے کہ اسے کسی صدر مقام پر چھوڑ کر خود شکار کی تلاش میں نکل گیا ہے' اور پھر جب کبھی ضرورت ہوئی ہے اس سے لاسلکی کے ذریعہ گفتگو کرلی ہے "

جنگ یورپ

اور خلافۃ علیه اسلامیه

الهـلال میں ابتک هم موجوده جنگ اور مسئلۂ عثماني پر کچهه نه لکهه سکے - حالانکه یه موضوع اب اس حد تک یقیني هوگیا هے که بحث و نظر ناگزیر هے - آج مراسله نگار " نیر ایسٹ " کے بعض بیانات بغیر تردید و نقد کے شائع کردیتے هیں جنسے موجوده حالات پر ایک حد تک تازه روشنی پڑتي هے - اینده اس موضوع پر بالتفصیل بحث کرینگے -

(از مراسلۃ یافا مورخه ۷ ستمبر)

جب سے روس اور جرمني میں جنگ چهڑي هے' اسوقت سے عثماني حکومت اپني فوجیں جمع کر رهي هے اور جسقدر سپاهي دستیاب هو سکتے هیں سب طلب کیے گئے هیں - بیان کیا جاتا هے که صرف یافا اور اسکے ضلع سے ۳۰ هزار آدمي لیے گئے هیں - جو عثماني یهودي اور عیسائي فوجي خدمت نہیں کرنا چاهتے' ان سے ۵۰ گني استثنا لیا جاتا هے -

اس اجتماع کي وجه یه بیان کي جاتي هے که اگرچه ترکي ناطرفدار رهنا چاهتي هے' مگر اسے کامل امن کی طرف سے جو اسکي دلي خواهش هے اسوقت تک اطمینان نہیں هوسکتا جب تک که وه جنگ کے لیے تیار نه رهے - اسلیے اسے اپني سرحدوں پر اور اندرون ملک میں مختلف مواقع پر قابل اور اچهي طرح سے مسلح فوجوں کي کثیر تعداد منقسم رکهنا چاهیے - بظاهر تو یه خیال قابل ستایش معلوم هوتا هے' مگر زیاده غور کیجیے تو یه وجه تشفي بخش نہیں معلوم هوتي - اگر واقعي ترکي کا میلان امن کی طرف هے تو اسقدر وسیع پیمانه پر فوجی اجتماع کي ضرورت نہیں هے - کہتے هیں که ۱۵ دن کے اندر ۴ ملین آدمي مسلح هوگئے - یعنے چالیس لاکهه آدمی !

(صرف مسلم فوج)

پهر اور تمام مواقع پر تو تمام عثمانیوں کو فوجي خدمت ادا کرني پڑتي تهي' مگر اس موقعه پر نیس لیکے عیسائیوں اور یهودیوں کو تو مستثنی کر دیا جاتا هے اور مسلمانوں کو مستثنی نہیں کیا جاتا' اسکے صاف معني یه هیں که حکومت ایک " مسلم فوج " چاهتي هے -

جرمن جنرل اور افسر فوج کو جرمن طریقه پر تعلیم دیرهے هیں - بیان کیا جاتا هے که نابلس ' عکاه ' بیت المقدس ' سالت وغیره متعدد مقامات میں کسي نه کسي قسم کے استحکامات زیر تعمیر هیں ' اور یه خبر تو عام طور پر مشهور هے که دو دن کے اندر ۴۰ هزار فوج مصري سرحد کیطرف غالباً رافع پر بهیجي جائیگي - یہاں یه باتیں مشهور هیں که ترکي اپنی فوجوں کا ایک حصه طرابلس ' مراکش اور مصر بهیجنا چاهتي هے ' اور اسکے بعد وه روس پر اعلان جنگ کریگي -

فوجي اجتماع نے اس ملک پر بہت هي سنگین اثر ڈالا هے ' جیسا که میں پہلے بیان کرچکا هوں -

بہت سے خاندان جنکے نوجوان مرد بلا لیے گئے هیں انکے پاس اپني پرورش و تکفل کا کوئي ذریعه نہیں هے ' اور حالات کو بد سے بدتر کرنے کے لیے حکومت نے غذا اور کپڑے کا ایک بڑا حصه بغیر قیمت دیے لیلیا هے -

یہاں عیسائیوں کو انگلستان اور اسکے حلیفوں کے ساتهه همدردي هے ' یهودي نا طرفدار هیں - اکثر جرمني کے طرفدار بنائے گئے هیں - وه اهل جرمني کا ذکر ایک مخلص مومن کي حیثیت سے کرتے هیں اور اسکي کامیابي کي دعا مانگتے هیں -

(از مراسلۃ سمرنا مورخه یکم ستمبر)

اس وقت تک اس الٹیمیٹم کے متعلق کچهه ٹهیک معلوم نہیں جسکے بابت یه بیان کیا جاتا هے که مفاهمت ثلاثه نے باب عالي کو دیا هے - مگر افواه یه هے که اس الٹیمیٹم میں ترکي سے کها گیا هے که وه فوراً اپنے ارادے بیان کردے - اس کا اثر یه پڑا هے که اس ملک میں رهنے والے انگریزوں کے خلاف برے جذبات اور ترقي کر گئے هیں -

ایک دفعه تو یه حالت بہت هي سنگین هوگئی - بندرگاه میں جسقدر انگریزي تجارتي جهاز تهے سب کو فوراً روانگي کا حکم دیدیا گیا - یہاں کي انگریزي آبادي پر اس کارروائي کا بہت هي دهشت انگیز اثر پڑا ' اور بہت سے خاندانوں نے انگریزي قونصل کے اس مشوره پر عمل کیا که جن لوگوں کو سمرنا چهوڑنا هو وه جسقدر جلد ممکن هو روانه هوجائیں ' کیونکه خوف هے که هر وقت بندرگاه بند هو سکتا هے - نه معلوم کسوقت بند هو جاے ؟ یه مشوره حتی الامکان خاموشي کے ساتهه دیا گیا تها که جہاں تک هوسکے کم خوف پیدا هو !

جو لوگ سمرنا سے روانه هوے وه صرف جزیره مدلا تک گئے - ان جانے والوں میں سے بعض لوگ سمرنا واپس بهی آگئے هیں -

بهر حال خواه واقعي خطره تها یا نه تها' مگر جسقدر خوف پیدا هوا وه بالکل غیر ضروري تها ' اور اسکي وجه سے اس شهرت کو خاص صدمه پہنچا جو انگریزوں کو " سرد مزاجی " میں حاصل هے - (اور جس کا ظهور میدان جنگ میں اس کثرت و شدت کے ساتهه هو چکا هے !)

تاهم بعض واقعات سے اس یقین کو مدد ملي که ترکي اهل یورپ اور عیسائیوں دونوں پر حمله کي فکر میں هے -

سمرنا کے مشهور و معروف موجوده والي نے جو بظاهر معلوم هوتا هے که یه عزم کرچکا هے که میں اپني قدیم قیام گاه سالونیکا کي طرح سمرنا او دشمن کا آساني سے شکار نه هوے دونگا ' کمانڈر کو حکم دیدیا هے که مختلف اطراف و اکناف شهر میں پولیس کی چوکیوں اور گارد کے گهروں میں پیٹرولیم جمع کرلیا جاے - نیز مشهور هوا هے که اس نے علی الاعلان اقرار

کہا ہے کہ میں اپنے ہاتھ سے سمرنا کو جلا کے خاک سیاہ کردونگا مگر دشمن کے ہاتھوں میں جانے نہ دونگا -

یہ دھمکی ایسی نہیں کہ نظر انداز کردیجاے - چند قونصل اس موضوع کے متعلق دریافت کرنے کے لیے والی شہر سے ملنے گئے - لوگوں کا بیان ہے کہ رحمی بے (والی شہر) نے اس دھمکی کو پھر دہرایا - اگرچہ ہمارے طاقتور والی کی قدرت سے یہ باہر ہے کہ اجنبی جہازوں کے آنے سے پہلے وہ تمام شہر کو خاک سیاہ کردے، تاہم عیسائیوں سے کسی نہ کسی طرح انتقام لینے کے اس عزم سے یہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس کا دل کسقدر غیر معمولی وضع کا ہے ؟

والی شہر کا جرمن دوست اور مشیر فوجی کرنیل ڈرمرلیر میدان جنگ روانہ ہوگیا ہے، مگر وہ اپنے ترکی فوجی رفیق (رحمی بے) کو جرمنی کے طریقے سمجھا گیا ہے - اسوقت رعایا کے خلاف جو بعض سخت تدابیر اختیار کی جارہی ہیں، انکا سراغ اسی جرمن کرنیل کے اثر تک لگایا جا سکتا ہے -

(ایشیاء کوچک میں فوجی اجتماع)

کوئی ملک ایسا نہ ہوگا جسے گذشتہ سال میں فوجی اجتماع سے اس قدر نقصان پہنچا ہو - معلوم ہوتا ہے کہ اس ملک کی زراعتی ترقی کی قسمت میں یہی ہے کہ وہ پس پشت ڈالدی جایا کرے - لوگ فوج سے اپنے اپنے گھر واپس آئے ہی تھے کہ پھر بلا لیے گئے - گذشتہ دو سال میں جو تدبیریں اختیار کی گئیں وہ اسوقت کی زیر عمل تدابیر کے مقابلہ میں آسان تھیں - اسوقت رنگروٹ کا داخلہ بخت و اتفاق کے انداز میں ہوتا تھا - اسوقت لوگ رشوت دے دلا کے فوجی خدمت سے بچ جایا کرتے تھے - مگر اس موقعہ پر ایک شخص بھی نہیں بچنے پایا ہے - ایک وقت مقرر کردیا گیا ہے جسکے اندر سب کو قریب ترین مرکز میں حاضر ہو جانا چاہیے - اگر حاضر نہ ہوا تو انتہائی تدابیر اختیار کی جائینگی -

۱۸ سال سے لیکے ۴۲ سال تک تمام قوی الجثہ اشخاص عین اسوقت بلا لیے گئے ہیں جبکہ فصل کے کاٹنے، سلطانہ نامی انگور کے خشک کرنے، اور انجیر کے سکھانے کے لیے انکی سخت ضرورت تھی - اسوقت سمرنا کا بندرگاہ اسٹیمروں سے بھرا رہتا تھا، مگر اب تو صرف ایک جرمن اسٹیمر نظر آتا ہے اور وہ بھی اس عالم میں کہ روانہ نہیں ہوسکتا .... انگریزی قونصلخانہ میں ایک اطلاع نامہ چسپاں کیا گیا ہے جسمیں یہ اطلاع دی گئی ہے کہ انگریزی جہاز پھر سمرنا واپس آسکتے ہیں - یہ اس امر کی عمدہ علامت ہے کہ انگلستان اور ترکی کے تعلقات کی کشیدگی کم ہوگئی ہے، اور جو لوگ یہاں سے غلہ بھیجتے ہیں انکا جسقدر غلہ یہاں رہگیا ہے وہ اب چلا جائیگا

آتی امر اللہ فلا تستعجلوہ

مسئلہ عثمانیہ

اسٹیٹسمین ۲۲ - اکتوبر کے ایڈیٹوریل نوٹ میں لکھتا ہے :

" ترکی حکومت کا " گوبن " اور " برسلوا " کو غیر مسلح کرنے سے انکار کرنا اس امر پر صاف روشنی ہے کہ وہ موجودہ جنگ میں اتحادی دول کے مقابلہ میں کیا طریقہ اختیار کریگی ؟ بحری جنگ کے اصول کے مطابق جرمن کروزر کو جس نے ایک غیرطرفدار دریا میں جاکر پناہ لی ہے، تا اختتام جنگ وہیں مقید رہنا تھا - اگر یہ صحیح ہے کہ یہ جہاز براکلا اور قسطنطنیہ کے درمیان جرمنی تجارتی جہازوں کی محافظت کرتے ہیں، تو ترکی بحیثیت ایک غیر جانبدار سلطنت ہونے کے اپنے فرائض کے انجام دہی میں صرف پہلو تہی اور بے پروائی ہی سے کام نہیں لیتی، بلکہ وہ جرمنوں کو آسجکہ کی آمد و رفت میں مدد دے رہی ہے جہاں اتحادیوں کی کوشش ہے کہ کوئی جرمن جہاز آنے نہ پاے - یہ گویا برطانیہ عظمی کے اصلی مفاد پر براہ راست حملہ ہے اور نہایت ضروری ہے کہ ہندوستان میں اس امر کی اصلیت کو محسوس کیا جاے -

زمانہ گذشتہ میں برطانیہ عظمی کا جو سلوک ترکی کے ساتھ رہا ہے وہ دو حادثوں پر مبنی ہے :

(۱) مقدونیا اور دیگر ممالک کی بد نظمی -

(۲) ترکوں کی عزت جو انگریزی سیاح اپنے ساتھ لے جاتے ہیں

آخر الذکر ترکی سلوک اور مشرقی راستوں کی حفاظت کے لحاظ سے زمانہ گذشتہ میں انگلستان ترکی کے ساتھ ہوکر روس کے حملوں کو ہمیشہ روکتا رہا ہے، اور اول الذکر امر کے سبب سے انگلستان نے بلقانیوں کے ساتھ انکے آزاد ہونے میں ہمدردی ظاہر کی ہے -

ان دونوں متضاد سلوک کی جھلک گلیڈ اسٹون کے کمپین (جنگ در سنہ ۱۸۷۲) اور "ڈزرائیلی" کی صلح (سنہ ۱۸۷۸)، میں کما حقہ نظر آتی ہے -

بہر کیف ہملوگوں کو صرف ہندوستان سے واسطہ ہے اور یہ بات نہایت تشفی بخش ہے کہ ہندوستان کی اسلامی انجمنیں اور کامریڈ اور حبل المتین جیسے موقر اخبار موجودہ حالتوں کا پورا احساس رکھتے ہیں، اور ترکی پر ظاہر کرچکے ہیں کہ انہیں انگلستان کا تعلق کس درجہ عزیز ہے ؟

ہندوستانی فوج میدان جنگ میں

انگریزی معاصر کلکتہ " امپائر " لکھتا ہے :

"ہندوستان کی دیسی اور انگریزی سپاہ کے یورپ بھیجے جانے سے جرمنی میں بعض بے سرو پا شبہات پھیل رہے ہیں - برن ہارڈی اور پروفیسر شیمن نے اہل جرمنی کو یقین دلایا ہے کہ یورپ میں انگلستان کی مصروفیت تو اس کی مقتضی تھی کہ ہندوستان میں بغاوت ہو جاے - ایسی حالت میں ہندوستان سے کالی اور گوری فوجونکا واپس بھیجا جانا فی الحقیقت جرمنوں کیلیے ایک عقدہ لاینحل ہے - مریک مورٹ زیٹنگ (جرمنی اخبار) لکھتا ہے :

" اگر یہ رپورٹ صحیح ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ حکومت برطانیہ ہندوستانیوں سے بہت خوف زدہ ہے، یہی وجہ ہے کہ ہندوستان سے ہندوستانی سپاہ یورپ بھیجی جارہی ہیں تاکہ وہ ہندوستان کے اندر رہکر ملکی بغاوت کو زیادہ پر خطر نہ بنادیں - بہر حال ہمیں اطمینان ہے کہ کسی حالت میں بھی ہندوستانی سپاہی جنگ پر کوئی قوی اثر نہیں ڈالسکتے - "

مقـــاصـد حـج

دنیا کے تمام مذاهب میں اسلامؐ کي ایک مابه الامتیاز خصوصیت یه هے که اوس نے تمام عبادات و اعمال کا ایک مقصد متعین کیا ' اور اوس مقصد کو نهایت صراحت کے ساتهه ظاهر کردیا - نماز کے متعلق تصریح کي :

ان الصلوة تنهی عـــن الفحشـاء والمنـکـر -	نماز هر قسم کی بد اخلاقیوں سے انسان کو روکتي هے -

روزے کے متعلق فرمایا :

لعلکم تتقون	روزے کے ذریعه تملوگ پرهیزکار بنجاوگے -

زکواة کي نسبت بیان کیا :

خذ من اموالهم صدقة تطهرهم و تزکیهم بهـا -	اونکے مال و دولت میں سے ایک حصه بطور صدقه کے لے لو' کیونکه تم اوسکے ذریعه اونکو بخل اور حرص و طمع کي بد اخلاقیوں سے پاک و صاف کرسکوگے -

احادیث نے اس سے زیاده تصریح کردي :

الصدقه اوساخ المسلمین تو خـذ من اغنالهـم و ترد الی فقرالهـم -	صدقه مسلمانوں کے دل کا میل هے ' اونکے دولت مندوں سے لیکر اون کے محتاجوں کو دیدیا جاتا هے -

اسي طرح خداوند تعالی نے حج کے فوائد و منافع کو بهي نهایت وضاحت کے ساتهه بیان فرمادیا :

یشهدوا منـافع لهـم و یذکروا اسم الله فی ایام معلومات -	حج کا اصلي مقصد یه هے که لوگ اپنے اپنے فوائد کو حاصل کریں' اور اوسکے ساتهه هي چند مخصوص دنوں میں خدا کو یاد بهي کرلیا کریں -

(حج اور تجارة بین الملي)

اس آیت میں قران حکیم نے جن فوائد کو حج کا مقصد قرار دیا هے ' اون سے اجتماعي و اقتصادي فوائد مراد هیں' اور یه حج کا ایک ایسا اهم مقصد هے که ابتدا میں جب صحابه کرام نے دیني مقاصد کے منافي سمجهکر اسے بالکل چهوڑ دینا چاها تو الله نے ایک خاص آیت نازل فرمائی :

لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلا من ربکـم -	اگر زمانه حج میں تجارتي فوائد حاصل کرو تو اسمیں مذهب کا کوئي نقصان نهیں-

قران حکیم کا عام طرز خطاب یه هے که وه جزئیات سے کسي قسم کا تعرض نهیں کرتا - اوسکي توجه همیشه اهم باتوں کي طرف مبذول رهتي هے - اس بنا پر خداوند تعالی نے جس قسم کي تجارت کو حج کا مقصد قرار دیا اور اوسکی ترغیب و حوصله افزائي کي ' وه عرب کي اقتصادي و تمدني تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافه تها - عرب اگرچه ایک بادیه نشین اور غیر متمدن قوم تهي تاهم معاش کي ضرورتوں نے اوسکو تمدن کی ایک عظیم الشان شاخ یعنے تجارت کي طرف ابتدا هي سے متوجه کردیا تها - قریش کا قافله عموماً شام وغیره کے اطراف میں مال لیکر جایا کرتا تها' اور ان لوگوں نے وهاں کے رهنے والوں سے مستقل طور پر تجارتي تعلقات پیدا کر لیے تهے - خود مکه کے متصل عکاظ اور ذوالمجاز وغیره متعدد بازار قائم تهے ' اور وه حج کے زمانے میں اچهي خاصي تجارتي منڈي بن جاتے تهے - پس اهل عرب کو نفس تجارت کي طرف متوجه کرنے کي چنداں ضرورت نه تهي ' لیکن اسلام جو عظیم الشان و عالمگیر مدنیة پیدا کرنا چاهتا تها ' اوسکي گرم بازاري کیلیے عکاظ ' ذوالمجنة ' اور ذوالمجاز کي وسعت کافي نه تهي' وه دنیا کي تمام متمدن قوموں کي طرح تجارت بین الاقوام کا مستقل سلسله قائم کرنا چاهتا تها ' کیونکه وه دیکهه رها تها که عنقریب افتاب اسلام حجاز کي پهاڑیوں سے بلند هوکر تمام بحور و بر پر چمکنے والا هے -

پس اس آیة کریمه میں جن اقتصادي و تجارتي فوائد کي طرف اشاره کیا هے ' وه ایک وسیع بین الملي تجارت کا قیام هے ' ورنه اهل عرب جس قسم کي تجارت کرتے تهے ' وه تو هر حالت میں قائم رکهي جاسکتي تهي' اور قائم تهی - البته تجارت بین الاقوام کا سلسله بالکل قیام امن و بسط عدل و اجتماع عام پر موقوف تها ' اسلیے جب کامل امن و امان قائم هوگیا اور حج نے راستے کے تمام نشیب و فراز همورار کردیے ' تو اوسوقت خدا نے مسلمانوں کو تمدن کي اس منفعت عظیمه کی ترغیب عام دي -

(مقاصد اعلی و حقیقیه)

لیکن اس تصریح و توضیح کے علاوه قرآن حکیم کا ایک طرز خطاب اور بهي هے جو صرف خواص کے ساتهه تعلق رکهتا هے - قرآن حکیم کا عام انداز بیان یه هے که وه جن مطالب کو عام طور پر ذهن نشین کرنا چاهتا هے ' یا کم از کم وه هر شخص کي سمجهه میں آسکتے هیں ' اونکو تو نهایت کهلے الفاظ میں ادا کر دیتا هے - لیکن جن مطالب دقیقه کے مخاطب صرف خواص هوتے هیں اور وه عام لوگوں کي سمجهه میں نهیں آسکتے ' اونکو صرف اشارات و کنایات میں ادا کرتا هے -

مقاصد حج میں تجارت ایک ایسي چیز تهی جسکا تعلق هر شخص کے ساتهه تها' اور اوسکے فوائد و منافع عام طور پر سمجهه میں آسکتے تهے' اسلیے خدا نے اوسکو نهایت وضاحت کے ساتهه بیان فرما دیا - لیکن حج کا ایک اهم مقصد اور بهي تها جسکو اگرچه صراحتاً بیان نهیں کیا گیا لیکن قدم قدم پر اوسکی طرف اس کثرت سے اشارے کیے که اگر اون تمام آیتوں کو جمع کردیا جاے تو کئي صفحے صرف انهی سے لبریز هو جائیں -

حقایق و معارف الاهیه کے اظهار میں قرآن حکیم نے عموماً اسي قسم کا طرز خطاب اختیار کیا هے جس سے با وجود ایهام کے حقیقت کا چهره بالکل بے نقاب هوجاتا هے : وما یعقلها الا العالمون !

سفر حج در حقیقت انسانی ترقیوں کے تمام مراحل کا مجموعہ ہے ' اسکے ذریعہ انسان تجارت بھی کر سکتا ہے ' علمی تحقیقات بھی کر سکتا ہے ' جغرافیا اور سیاحت علمیہ کے فوائد بھی حاصل کر سکتا ہے ' مختلف قوموں کے تمدن و تہذیب سے آشنا بھی ہو سکتا ہے ' ان میں باہم ارتباط و علائق بھی پیدا ہوسکتے ہیں ' اشاعت مذہب و تبلیغ حق و معروف کا فرض بھی انجام دیسکتا ہے ' سب سے آخر اور سب سے بڑھکر یہ کہ تمام عالم کی اصلاح و ہدایت ' و انسداد مظالم و فتن ' و قلع و قمع کفار و مفسدین ' و اعلان جہاد فی سبیل الحق و العدالۃ کیلیے بھی وہ ایک بین الملی مرکز و مجمع عموم اہل ارض کا حکم رکھتا ہے -

(امۃ مسلمہ)

لیکن ان تمام چیزوں سے مقدم اور ان تمام ترقیوں کا سنگ بنیاد ایک خاص امۃ مسلمہ اور حزب اللہ کا پیدا کرنا اور اسکا استحکام و نشو و نما تھا -

حضرت ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام نے حج کا مقصد اولین اسیکو قرار دیا تھا :

ربنا واجعلنا مسلمین لک و من ذریتنا امۃ مسلمۃ لک و ارنا مناسکنا وتب علینا انک انت التواب الرحیم -

خدایا ! ہم کو اپنا فرماں بردار بنا ' ہماری اولاد میں سے اپنی ایک امۃ مسلمہ پیدا کر ' اور اگر ہم سے اس فرماں برداری میں کوئی لغزش ہو تو اسکو معاف فرما ! تو بڑا مہربان اور معاف کرنے والا ہے !

لیکن جس قالب میں قومیت کا ڈھانچہ تیار ہوتا ہے ' اوس میں دو قوتیں نہایت شدت اور وسعت کے ساتھہ عمل کرتی ہیں : آب و ہوا اور مذہب - آب و ہوا اور جغرافیانہ حدود طبیعیہ اگرچہ قومیت کے تمام اجزاء کو نہایت وسعت کے ساتھہ احاطہ کرلیتے ہیں ' لیکن ان کے حلقہ اثر میں کوئی دوسری قوم نہیں داخل ہوسکتی - یورپ اور ہندوستان کی قدیم قومیت نے صرف ایک محدود حصۂ دنیا میں نشو و نما پائی ہے ' اور آب و ہوا کے اثر نے ان کو دنیا کی تمام قوموں سے بالکل الگ تھلگ کردیا ہے - لیکن مذہب کا حلقہ اثر نہایت وسیع ہوتا ہے - وہ ایک محدود قطع زمین میں اپنا عمل نہیں کرتا بلکہ دنیا کے ہر حصے کو اپنی آغوش میں جگہہ دیتا ہے - کرہ آب و ہوا کا طوفان خیز تصادم اپنے ساحل پر کسی غیر قوم کو آنے نہیں دیتا مگر مذہب کا ابر کرم اپنے سایے میں تمام دنیا کو لے لیتا ہے - حضرت ابراہیم علیہ السلام جس عظیم الشان قوم کا خاکہ تیار کر رہے تھے اوسکا مایۂ خمیر صرف مذہب تھا ' اور اوسکی روحانی ترکیب عنصر آب و ہوا کی آمیزش سے بالکل بے نیاز تھی - جماعت قائم ہوکر اگرچہ ایک محسوس مادی شکل میں نظر آتی ہے ' لیکن درحقیقت اوسکا نظام ترکیبی بالکل روحانی طریقہ پر مرتب ہوتا ہے جسکو صرف جذبات و خیالات ' بلکہ عام معنوں میں صرف قواے دماغیہ کا اتحاد و اشتراک ترتیب دیتا ہے - اس بنا پر اس قوم کے پیدا ہونے سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک مذہبی رابطۂ اتحاد کے سر رشتہ کو مستحکم کیا :

اذ قال لہ ربہ اسلم قال اسلمت لرب العالمین و وصی بہا ابراہیم بنیہ و یعقوب : یابنی ان اللہ اصطفی لکم الدین فلا

جبکہ ابراہیم سے اسکے خدا نے کہا کہ صرف ہماری ہی فرمانبرداری کرو ' تو اونہوں نے جواب دیا کہ میں مسلم ہوا پروردگار عالم کیلیے - اور پھر اسی طریقہ اسلامی کی انہوں نے اور یعقوب

تموتن الا وانتم مسلمون (بقرہ)

نے اپنی نسل کو وصیت کی اور کہا کہ خدا نے تمہارے لیے ایک نہایت برگزیدہ دین منتخب کردیا ہے - تم اوسپر عمر بھر قائم رہنا اور مرنا تو مسلمان ہی مرنا -

(نشئۃ اولی)

لیکن جماعت عموماً اپنے مجموعہ عقائد کو مجسم طور پر دنیا کے فضاے بسیط میں دیکھنا چاہتی ہے اور اوسکے ذریعہ اپنی قومیت کے قدیم عہد مودت کو تازہ کرتی ہے ' اسلیے اونہوں نے اس جدید النشئۃ قومیت کے ظہور و تکمیل کیلیے ایک نہایت مقدس اور وسیع آشیانہ تیار کیا :

اذ یرفع ابراہیم القواعد من البیت و اسمعیل : ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم (بقرہ)

جب ابراہیم اور اسمعیل خانہ کعبہ کی بنیاد ڈال رہے تھے تو یہ دعا انکی زبانوں پر تھی : خدایا ہماری اس خدمت کو قبول کرلے ! تو دعاوں کا سننے والا اور نیتوں کا جاننے والا ہے !

یہ صرف اینٹ پتھر کا گھر نہ تھا بلکہ ایک روحانی جماعت کے قالب کا آب و گل تھا ' اسلیے جب وہ تیار ہوگیا تو انہوں نے اوس جماعت کے پیدا ہونیکی دعا کی : ربنا واجعلنا مسلمین لک و من ذریتنا امۃ مسلمۃ لک - اب یہ قوم پیدا ہوگئی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی آخری وصیت کے ذریعہ اس روحانی سر رشتۂ حیات کو اوسکے حوالے کردیا :

و وصی بہا ابراہیم بنیہ و یعقوب یابنی ان اللہ اصطفی لکم الدین فلا تموتن الا وانتم مسلمون -

اور ابراہیم اور یعقوب دونوں نے اس روحانی طریقہ نشو و نما کی اپنے اپنے بیٹوں کو وصیت کی کہ خدانے تمہارے لیے ایک برگزیدہ دین منتخب فرمادیا ہے - تم اسی پر قائم رہنا !

اذ حضر یعقوب الموت اذ قال لبنیہ ما تعبدون من بعدی ' قالوا نعبد الہک و الہ آبائک ابراہیم و اسمعیل و اسحق الہ واحدا و نحن لہ مسلمون (بقرہ)

اور پھر کیا تم اوسوقت موجود تھے جب یعقوب کے سر پر موت آکھڑی ہوئی اور اوس آخری وقت میں اونہوں نے اپنے بیٹوں سے پوچھا : میرے بعد کس چیز کی پوجا کروگے ؟ اونہوں نے جواب دیا کہ ہم تیرے اور تیرے مقدس باپ ابراہیم و اسمعیل و اسحق کے خداے واحد کی عبادت کرینگے ' اور ہم اوسی کے فرمانبردار بندے ہیں !

(آثار قائمہ و ثابتہ)

اب اگرچہ یہ جماعت دنیا میں موجود نہ تھی اور اوسکے آثار صالحہ کو زمانے نے بے اثر کردیا تھا :

تلک امۃ قد خلت لہا ما کسبت و لکم ما کسبتم (بقرہ)

وہ قوم گذر گئی ' اوس نے جو کام کیے اوسکے نتائج اوسکے لیے ہیں ' اور تم جو کچھہ کروگے اوسکے نتائج تمہارے لیے ہونگے -

لیکن اوسکی تربیت و نشو و نما کا عہد قدیم اب تک دستبرد زمانہ سے بچا ہوا تھا ' اور اپنے آغوش میں مقدس یادگاروں کا ایک وسیع ذخیرہ رکھتا تھا - اوسکے اندر ابتک آب زمزم لہریں لے رہا تھا ' صفا و مروہ کی چوٹیوں کی گردنیں ابتک بلند تھیں ' مذبح اسمعیل ابتک مذہب کے گرم خون سے رنگین تھا ' حجر اسود ابتک بوسہ گاہ خلق تھا ' مشاعر ابراہیم ابتک قائم تھے ' عرفات کے حدود میں ابتک کوئی تبدیلی نہیں کیگئی تھی ' غرضکہ اوسکے

اندر خدا کے سوا سب کچھہ تھا اور صرف اسی کے جمال جہاں آرا کی کمی تھی - اسلیے اوسکی تجدید و نفخ روح کیلیے ایک مدت کے بعد حضرت ابراهیم علیه السلام کی دعا کا سب سے آخری نتیجہ ظاہر ہوا - اونہوں نے کعبة اللہ کی بنیاد رکھتے ہوے دعا کی تھی :

ربنا و ابعث فیهم رسولا	خدایا انکے درمیان اونہی لوگوں میں سے
منهم یتلو علیهم ایاتك	ایک پیغمبر بھیج کہ وہ اونکو تیری
و یعلمهم الکتب و الحکمة	آیتیں پڑھکر سناے اور کتاب اور حکمت
و یزکیهم و انت العزیز	کی تعلیم دے' اورانکے نفوس کا تزکیہ
الحکیم (بقرہ)	کرے - تو بڑا صاحب اختیار اور صاحب حکمت ہے !

چنانچہ اسکا ظہور وجود مقدس حضرة رحمة للعالمین و ختم المرسلین علیه الصلواة و التسلیم کی صورت میں ہوا جو ٹھیک ٹھیک اس دعا کا پیکر و ممثل تھا :

هو الذي بعث فی الامیین	وہ خدا جس نے ایک غیر متمدن
رسولاً منهم یتلو علیهم ایاته	قوم میں سے اپنا ایک رسول
و یزکیهم و یعلمهم الکتاب	پیدا کیا جو اللہ کی آیات اسکو
و الحکمة -	سناتا ہے' اسکے نفوس کا تزکیہ

کرتا ہے' او رکتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے !

پس اونہوں نے جو قوم پیدا کردی تھی' اوسیکے اندر سے ایک پیغمبر اوٹھا - اوسنے اس گھر میں سب سے پہلے خدا کو ڈھونڈھنا شروع کیا' لیکن وہ اینٹ پتھر کے ڈھیر میں بالکل چھپ گیا تھا - فتح مکہ نے اس انبار کو ھٹا دیا تو خدا کے نور سے قندیل حرم پھر روشن ہوگئی - وہ قوم جسکے لیے حضرت ابراهیم علیه السلام نے دعا فرمائی تھی' اس پیغمبر کے فیض صحبت سے بالکل مزکی و تربیت یافتہ ہوگئی تھی - اب ایک مرکز پر جمع کرکے اوسکے مذہبی جذبات کو صرف جلادینا باقی تھا - چنانچہ اسکے خانہ کعبہ کے اندر لاکر کھڑا کردیا گیا' اور اسکی مقدس قدیم مذہبی یادگاروں کی تجدید و احیاء سے اوسکے مذہبی جذبات کو بالکل پختہ و مستحکم کردیا :

کبھی اون سے کہا گیا :

ان الصفا والمروة	صفا و مروہ خدا کی قایم کی ہوئی
من شعائرالله فمن	یادگاریں ہیں' پس جو لوگ حج یا عمرہ
حج البیت او اعتمر	کرتے ہیں' اون پر ان دونوں کے
فلا جناح علیه ان	درمیان طواف کرنے میں کوئی حرج
یطوف بهما (بقرہ)	نہیں -

کبھی اونکو مشعر حرام کی یاد دلائی گئی :

فاذا افضتم من عرفات فاذکروا	جب عرفات سے اوترو تو مشعر حرام
الله عندالمشعر الحرام(بقرہ)	(مزدلفہ) کے نزدیک خدا کی یاد کرو !

خانہ کعبہ خود دنیا کی سب سے قدیم یادگار تھی' لیکن اوسکی ایک ایک یادگار کو نمایاں تر کیا گیا :

فیه ایات بینات	اوس میں بہت سی کھلی ہوئی نشانیاں
مقام ابراهیم -	ہیں - منجملہ اونکے ایک نشانی حضرة ابرهیم کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے -

لیکن جو لوگ خدا کی راہ میں ثابت قدم رہے' اونکے نقش پا سجدہ گاہ خلق ہونے کے مستحق تھے - اسلیے حکم دیا گیا :

واتخذوا من مقام	اور ابراهیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو اپنا
ابراهیم مصلی -	مصلی بنا لو !

مادی یادگاروں کی زیارت صرف سیر و تفریح کیلیے کی جاتی ہے' لیکن روحانی یادگاروں سے صرف دل کی آنکھیں ہی بصیرت حاصل کرسکتی ہیں - اسلیے اونکے ادب و احترام کو اتقا و تبصر کی دلیل قرار دیا گیا :

ومن یعظم شعائر	اور جو لوگ خدا کی قایم کی ہوئی یادگاروں
الله فانها من	کی تعظیم کرتے ہیں' تو یہ تعظیم اونکے دلوں
تقوی القلوب (حج)	کی پرهیزگاری پر دلالت کرتی ہے -
ومن یعظم حرمات	اور جو شخص خدا کی قرار دی ہوئی قابل
الله فهو خیرله	ادب چیزوں کا احترام کرتا ہے' تو خدا کے
عند ربه (حج)	نزدیک اسکا نتیجہ اوسکے حق میں بہتر ہے -

آنحضرت صلی اللہ علیه و سلم ان مقدس یادگاروں کے روحانی اثر و نفوذ کو دلوں میں جذب کرادینا چاہتے تھے' اسلیے خاص طور پر لوگوں کو اون کی طرف متوجہ فرماتے رہتے تھے :

هذه مشاعر	خوب غور سے دیکھو اور بصیرت حاصل کرو' کیونکہ
ابیکم ابراهیم !	یہ تمہارے باپ ابراهیم کی یادگاریں ہیں !

(اعلان تکمیل)

جب اسلام نے اس جدید النشئة قوم کے وجود کی تکمیل کردی اور خانہ کعبہ کی ان مقدس یادگاروں کی روحانیت نے اوسکی قومیت کے شیرازہ کو مستحکم کردیا' تو پھر ملة ابراهیمی کی فراموش کردہ روش دکھا دی گئی :

فاتبعوا ملة ابراهیم	پس ابراهیم کے طریقہ کی پیروی کرو
حنیفا وماکان من المشرکین -	جو صرف ایک خدا کے ہورہے تھے -

اب تمام عرب نے ایک خط مستقیم کو اپنا مرکز بنالیا' اور قدیم خطوط منحنیه حرف غلط کے طرح مٹا دیے گئے - جب یہ سب کچھہ ہوچکا تو اسکے بعد خداے ابراهیم و اسمعیل کا سب سے بڑا احسان پورا ہوگیا :

الیوم اکملت لکم	آج میں نے تمہارے اوس دین کو کامل کردیا جس
دینکم و اتممت	سے تم کو ایک قومیت کے رشتے میں منسلک
علیکم نعمتي	کردیا ہے' اور اپنے تمام احسانات تم پر پورے
ورضیت لکم	کردیے' اور تمہارے لیے صرف ایک دین اسلام
الاسلام دینا !	ہی کو منتخب کیا -

السلام علیکم - کچھہ مدت سے اپنے ایک مہربان سے اخبار الهلال لیکر پڑھ لیا کرتا تھا - لیکن اب مجھسے اسکے مطالعہ سے محروم رکھا جاتا ہے - میں خود نہایت ہی غریب شخص ہوں چندہ کی رقم ادا نہیں کر سکتا - اسواسطے بذریعہ اپکے اخبار کے تمام مسلمانوں سے درخواست کرتا ہوں کہ اگر کوئی نیکدل مسلمان اس عاجز کے نام پرچہ جاری کرادے تو انکے حق میں ہمیشہ دعاے خیر کرتا رہونگا -

فیض بخش

ایجنٹوں کیلئے کمیشن

ہفتہ وار الهلال کی ایجنسی میں نہایت معقول ہے

درخواست میں

جلدی کیجیے - دعوة حق کے اعلان اور

ہدایت اسلامی

کی تبلیغ سے بڑھکر آج کوئی مجاهدۂ دینی نہیں ہے -

اسپر نفع مالی مستزاد !

اُسوۂ حسنہ

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

صحیفۂ نبوت کا ایک صفحہ !

میدان جہاد میں پیغمبرانہ جاہ و جلال کا ایک روحانی منظر !

فاتح اور پیغمبر کا امتیاز

جہاد اسلامی کی حقیقت جن مقاصد پر مشتمل ہے ' اوس کے لحاظ سے وہ دنیوی لڑائیوں سے بالکل مختلف ہے ' اور یہ اختلاف اس قدر بدیہی ہے کہ ہم کو اوسکی ظاہری شکل کے ایک ایک خط و خال کے اندر نمایاں طور پر نظر آسکتا ہے -

ایک فاتح جب ملک گیری کے ارادہ سے میدان جنگ کا رخ کرتا ہے تو طبل و دھل کے غلغلے اور کرناہ و بوق کے ترانے خیر مقدم بجا لاتے ہیں - سر پر پرچم لہراتا ہے - چتر شاہی آفتاب کی شعاعوں کو بھی اوسکی طرف نگاہ گرم سے دیکھنے نہیں دیتا - جاہ و جلال کا یہ دیوتا میدان جنگ میں ایک مجسمہ کی طرح کھڑا کردیا جاتا ہے اور تمام فوج اسی مرصع بت کے گرد طواف کرنے لگتی ہے - عظمت و جبروت کا یہ منظر دنیا کو دفعتاً مرعوب کردیتا ہے ' اور اس رعب و داب کے احساس سے اس دنیوی فاتح کا سر بادۂ کبر و نخوت سے لبریز ہو جاتا ہے - یہاں تک کہ خاک و خون میں مل کر بھی یہ نشہ نہیں اوترتا - اگر کوئی اس سر پُر غرور کو ٹھکرا دیتا ہے تو اوس سے مغرورانہ صدا بلند ہوتی ہے -

زمین را منم تاج تارک نشین
مجنبان مرا تا بجنبد زمین

لیکن ایک پیغمبر کی حالت اس سے بالکل مختلف ہوتی ہے ' وہ گھر سے جب نکلتا ہے تو اگرچہ مخلصین و مومنین کی ایک جماعت اوسکے ساتھہ ہوتی ہے ' لیکن وہ اپنا رفیق سفر صرف خدا کو بناتا ہے :

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سافر قال اللهم انت الصاحب في السفر والخليفة في الاهل ! اللهم اني اعوذ بك من وعثاء السفر وكآبة المنقلب وسوء المنظر في الاهل والمال اللهم اطو لنا الارض وهون علينا السفر !	آنحضرت جب بعزم جہاد روانہ ہوتے تھے تو یہ دعا کرتے تھے : "خدایا ! تو ہی ہمارا رفیق سفر ہے ' تو ہی ہمارے بال بچوں میں ہمارا قائم مقام ہے ' خدایا ! سفر کی شدائد ' بری بات کو اہل و عیال کو برے حال میں دیکھنے کی مصیبت سے پناہ مانگتا ہوں ' خدایا مسافت سفر کو کم کردے اور ہمارے لیے آسان کردے !

(۲)

وہ سواری کی پیٹھ پر قدم رکھتا ہے تو خدا کا شکر ادا کرتا ہے :

سبحان الذي سخر لنا هذا وما كنا له مقرنين -	پاک ہے وہ خدا جس نے اس جانور کو ہمارا فرمانبردار بنا دیا ورنہ ہم اسکی قدرت نہیں رکھتے تھے -

وہ سفر سے پلٹتا ہے تو راہ میں خدا کی حمد کا ترانہ گاتا ہوا چلتا ہے !

آئبون ' تائبون ' عابدون ' لربنا حامدون !	ہم توبہ کرکے لوٹتے ہیں ' ہم خدا کے عبادت گذار بندے ہیں ' اور ہم اپنے رب کی حمد و ثنا کرتے ہیں !

پہاڑ کی چوٹیوں پر چڑھتا ہے تو غلغلۂ تکبیر بلند کرتا ہے ' نیچے اوترتا ہے تو ترنم ریز تسبیح و تہلیل ہوتا ہے !

فوج کو روانہ کرتا ہے تو اوسکو نہ غرور طاقت کی یاد دلاتا ' نہ اوسکے جوش کو دو آتشہ کرتا ' نہ قدیم کارنامہاے شجاعت کا تذکرہ کرکے اوسکے دل کو گرماتا ہے ' بلکہ اوسکے دین کو ' اسکی امانت کو ' اسکے تمام نتائج اعمال کو خدا کے سپرد کرکے رخصت کردیتا ہے :

استودع الله دينكم وامانتكم وخواتيم اعمالكم -	میں تمہارے دین ' تمہاری امانت ' اور تمہارے نتائج اعمال کو خدا کے سپرد کرکے تمکو خدا کی راہ میں جہاد کرنے کیلیے بھیجتا ہوں !

(۳)

وہ منزل پر اوترتا ہے تو نہ تو سلاطین کی طرح اوسکے لیے خیمے قائم کیے جاتے ہیں ' نہ فرش و بساط شاہانہ سے زمین آراستہ ہوتی ہے ' اور نہ میدان کا نشیب و فراز ہموار کیا جاتا ہے - وہ خدا کا نام لیکر فرش خاک پر لیٹ جاتا ہے اور اس نام کی عظمت کے سہارے پر زمین ہی کو اپنی حفاظت کی خدمت سپرد کردیتا ہے :

يا ارض ربي وربك الله اعوذ بالله من شرك وشر ما فيك ومن شر ما يدب عليك	اے زمین ! میرا اور تیرا ' دونوں کا خدا ایک ہی ہے - میں تیرے شر سے ' تیری سطح باطنی کے شر سے ' اور تجھپر چلنے والوں کے شر سے ' پناہ مانگتا ہوں !

(۴)

وہ سفر جہاد سے پلٹ کر گھر پہنچتا ہے تو سب سے پہلے اوسکو خدا کا گھر یاد آتا ہے اور مسجد میں جا کر دو رکعت نماز ادا کرتا ہے ' جب اوسکو فتح و ظفر کی خبر ملتی ہے تو نہ تو اوسکے سامنے شادیانے بجائے جاتے ہیں ' نہ جشن شاہانہ کی تیاریاں کی جاتی ہیں ' نہ عیش و طرب کے ترانے گائے جاتے ہیں - وہ صرف اپنے خدا کے آگے سر بسجود ہو جاتا ہے اور سجدۂ شکر بجا لاتا ہے - اوسکو جب حریف کی زیادتی سے شکست ہوتی ہے ' تو وہ فوج کو بالکل جوش و غیرت نہیں دلاتا ' بلکہ خدا ہی کی غیرت کا سلسلہ جنبانی کرتا ہے اور اپنی فوج کو خدا کی فوج یقین کرتا ہے :

قال يوم احد اللهم انك ان تشأ لا تعبد في الارض !	آپ معرکہ احد کے دن کہتے تھے - خدایا ! کیا تو چاہتا ہے کہ اب زمین میں تیری عبادت کرنے والا کوئی نہو ؟

وہ اپنی فوج کی قلت اور دشمن کے لشکر کی کثرت کو دیکھتا ہے تو صرف رحمت آسمانی ہی سے مدد طلب کرتا ہے اور کسی دنیوی طاقت کے آگے دست سوال نہیں پھیلاتا :

لما كان يوم بدر نظر رسول الله صلى الله عليه وسلم الى المشركين وهم الف واصحابه ثلاثمائة وتسعة	بدر کے دن جب آنحضرت نے مشرکین کی طرف دیکھا اور آپ کو نظر آیا کہ اونکی جمعیت ایک ہزار کی ہے اور مسلمان صرف تین سو انیس

عمر رجلا ، فاستقبل القبلة ثم مد يديه فجعل يهتف بربه : اللهم انجزلي ماوعدتني ، اللهم ات ماوعدتني ، اللهم ان تهلک هذه العصابة من اهل الاسلام لا تعبد في الارض - فمازال يهتف بربه مادا يديه مستقبل القبلة حتى سقط رداءه عن منکبيه فاتاه ابوبکر فاخذ رداءه فالقاه على منکبيه ثم التزمه من وراءه و قال يانبي الله کفاک مناشدتک ربک فانه سينجز لک ما وعدک - (مسلم)

هيں ، تو آپ قبله کي طرف متوجه هوگئے ، اور دونوں هاتهوں کو پهيلاکر خدا کو پکارنا شروع کيا : " خدايا ! تونے مجهه سے فتح و ظفر کا جو وعده کيا هے اوسکو پورا کر ! خدايا ! اگر مسلمانوں کا يه مختصر گروه فنا هوگيا تو پهر تيري عبادت کرنيوالا کوئي نه رهيگا ! وه اسيطرح هاتهه پهيلاکر متصل پکارتے رهے ، يهاں تک که جوش استغراق ميں آنکي دوش مبارک سے چادر گرگئي - حضرت ابوبکر نے آپ کے اس تضرع و الحاح کو ديکها تو پاس آئے اور چادر اوٹها کر آپ کے کاندهے پر ڈالدي - پهر پيچهے سے اکر آپ سے لپٹ گئے ، اور کها " يا رسول الله ! آپ اپني مناجات ختم کيجيے ، خدا نے آپ سے جو وعده کيا هے اوسکو بهت جلد پورا کريگا -

ميدان جنگ ميں اوسکو شديد زخم لگتا هے ، تو اس حالت ميں صرف يه کهکر خاموش هوجاتا هے :

رب اغفر لقومي فانهم لا يعلمون ! (مسلم)

خدايا ! ميري قوم کو معاف فرما ، کيونکه وه لوگ حق کو نهيں جانتے !

ليکن جب کبهي اوسکے هاتهه سے جهاد کا اصل مقصد فوت هوجاتا هے تو وه از فرق تا بقدم غضب و قهر الهي کا پيکر جلال و جبروت بن جاتا هے :

ملاء الله قبورهم نارا لقد شغلونا عن الصلوة الوسطى

خدا کفار کي قبروں کو آگ سے بهردے کيونکه اونهوں نے هماري نماز عصر قضا کرادي -

قصه مختصر ، ايک فاتح ميدان جنگ ميں سر پر غرور مگر ايک پيغمبر جبيں نياز هوتا هے ، ايک بادشاه ميدان جنگ ميں زبان خود ستا ، مگر ايک داعي حق زبان شکر سنج هوتا هے ، ايک بادشاه ميدان جنگ ميں غيظ و غضب کا آتشکده ، مگر ايک مناد توحيد رحم و کرم کا سرچشمه هوتا هے - ان دونوں متضاد حالتوں کا انجام بهي نهايت مختلف اور عبرت خيز هے - پادشاهوں کے سر پر غرور بارها ٹهکرا ديے گئے ، ليکن کسي مويد من الله کي جبين نياز خاک مذلت سے آلوده نه هوئي - بادشاهوں کي زبان خود ستا بارها ذلت کے ساتهه خاموش کر ديگئي ، ليکن کسي داعي الهي کا نغمۀ حمد و شکر کبهي بهي چپ نه هوا - بادشاهوں کے غيظ و غضب کے شعلے بارها بجها ديے گئے هيں ، مگر کسي پيغمبر کے درياے کرم کو دنيا کے خس و خاشاک نه روک سکے : و لقد سبقت کلمتنا لعبادنا المرسلين انهم لهم المنصورون - و ان جندنا لهم الغالبون -

تذکرة الشعرا

از حسرت موهاني

سال ميں چار بار سو سو صفحوں پر - سالانه حجم ۴۰۰ صفحے - قيمت سالانه ۲ روپيه مع محصولڈاک -
في پرچه ۸ آنه مع محصولڈاک

يعني اردو زبان کے تمام مشهور اور صاحب ديوان اساتذه کا ايک مبسوط تذکره مع ضميمه تذکرة الشعرا يعني انتخاب دواوين اساتذه مطبوعه و غير مطبوعه نا ياب - پهلا پرچه مشتملبر حالات و تنقيد کلام ثاقب و رسا شاگردان داغ . و ضميمه انتخاب ديوان اسير - شهيدي و تنها - شاگردان مصحفي شائع هو چکا هے -

المشتهر

سيد فضل الحسن حسرت موهاني سابق اڈيٹر اردوے معلى عليگڈه

تاريخ و عبر

تاريخ فرضيت حج

اهل عرب نے اگرچه حضرت ابراهيم عليه السلام کے مجموعه تعليم هدايت کو بالکل بهلا ديا تها ، ليکن اونهوں نے خانه کعبه کے کنگرے پر چڑهه کر تمام دنيا کو جو دعوت عام دي تهي ، اوسکي صداے بازگشت اب تک عرب کے در و ديوار سے آرهي تهي :

و اذ بوانا لابراهيم مکان البيت ان لا تشرک بي شيئا و طهر بيتي للطائفين والقائمين والرکع السجود و اذن في الناس بالحج ياتوک رجالا و على کل ضامر ياتين من کل فج عميق -

اور جب هم نے حضرت ابراهيم کيليے ايک معبد قرار ديا اور حکم ديا که هماري قدوسيت و جبروت ميں اور کسي چيز کو شريک نه ٹهرانا ، اور اس گهر کو طواف کرنے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کيليے هميشه پاک و مقدس رکهنا ! نيز هم نے حکم ديا که دنيا ميں حج کي پکار بلند کردو ! لوگ تمهاري طرف دوڑتے هوے چلے آئينگے - ان ميں پياده پا بهي هونگے اور وه بهي جنهوں نے مختلف قسم کي سواريوں پر دور دراز مقامات سے قطع مسافت کي هوگي -

(بدعات و محدثات جاهلية)

ليکن سچ کے ساتهه جب جهوٹ ملجاتا هے تو وه اور بهي خطرناک هوجاتا هے - اهل عرب نے اگرچه حضرت ابراهيم عليه السلام کي اس سنت قديمه کو اب تک زنده رکها تها ، ليکن بدعات و اختراعات کي آميزش نے اصل حقيقت کو بالکل گم کرديا تها :

(۱) خدا نے اپنے گهر ميں حضرت ابراهيم عليه السلام کو قيام کي اجازت صرف اس شرط پر دي تهي که " کسيکو خدا کا شريک نه بنانا " ان لا تشرک بي شيئا - ليکن اب خدا کا يه گهر تين سو ساٹهه بتوں کا مرکز بن گيا تها ، اور اونکا طواف کيا جاتا تها -

(   ) خدا نے حج کا مقصد يه قرار ديا تها که دنيوي فوائد کے ساتهه خدا کا ذکر قائم کيا جاے ، ليکن اب صرف آبا و اجداد کے کارنامهاے فخر و غرور کے ترانے گاے جاتے تهے -

(۳) حج کا ايک مقصد تمام انسانوں ميں مساوات قائم کرنا تها ، اسيليے تمام عرب بلکه تمام دنيا کو اسکي دعوت عام ديگئي اور سب کو وضع و لباس ميں متحد کرديا گيا - ليکن قريش نے غرور و فضيلت نے اپنے ليے بعض خاص امتيازات قائم کرليے تهے جو اصول مساوات کے بالکل منافي تهے - مثلاً تمام عرب عرفات کے ميدان ميں قيام کرتا تها ، ليکن قريش مزدلفه سے باهر نهيں نکلتے تهے اور کهتے تهے که هم متوليان حرم حرم کے باهر نهيں جاسکتے - جسطرح آجکل کے امراء فسق و واليان رياست عام مسلمانوں کے ساتهه مسجد ميں آکر بيٹهنے اور دوش بدوش کهڑے هونے ميں اپني توهين سمجهتے هيں -

(۴) قريش کے سوا عرب کے تمام مرد و زن برهنه طواف کرتے تهے - ستر عورت کے ساتهه صرف وهي لوگ طواف کرسکتے تهے جنکو قريش کي طرف سے کپڑا ملتا تها ، اور قريش نے اسکو بهي اپني اظهار سيادت کا ايک ذريعه بنا ليا تها -

(۵) عمرہ گویا حج کا ایک مقدمہ یا جزو تھا ' لیکن اهل عرب ایام حج میں عمرہ کو سخت گناہ سمجھتے تھے' اور کہتے تھے کہ " جب حاجیوں کی سواریوں کی پشت کے زخم اچھے ہو جائیں اور صفر کا مہینہ گذر جائے ' تب عمرہ جائز ہو سکتا ہے "

(۶) حج کے تمام اجزاء و ارکان میں یہودیانہ رهبانیت کا عالمگیر مرض ساری ہوگیا تھا - اپنے گھر سے پا پیادہ حج کرنیکی منت ماننا' جب تک حج ادا نہ ہو جائے خاموش رهنا ' قربانی کے اونٹوں پر کبھی حالت میں سوار نہ ہونا ' ناک میں نکیل ڈالکر جانوروں کی طرح خانہ کعبہ کا طواف کرنا ' زمانہ حج میں گھر کے اندر دروازے کی راہ سے نہ گھسنا بلکہ پچھوارے کی طرف سے دیوار پھاند کے آنا ' در و دیوار پر قربانی کے جانوروں کے خون کا چھاپہ لگانا ' عرب کا عام شعار ہوگیا تھا -

(ظہور اسلام و تزکیۂ حج)

اسلام درحقیقت دین ابراهیمی کی حقیقت کی تکمیل تھی ' اسلیے وہ ابتداء ھی سے اوس حقیقت گم شدہ کی تجدید و احیاء میں مصروف ہوگیا جسکا قالب حضرت ابراهیم علیہ السلام کے مبارک هاتھوں نے تیار کیا تھا - اسلام کا مجموعۂ عقائد و عبادات صرف توحید ' نماز' روزہ ' زکوۃ ' اور حج سے مرکب ہے - لیکن ان تمام ارکان میں حج هی ایک ایسا رکن ہے جس سے اس تمام مجموعہ کی هئیت ترکیبی مکمل ہوتی ہے - اور یہ تمام ارکان اسکے اندر جمع ہوگئے هیں یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کو صرف خانۂ کعبہ ھی کے ساتھہ معلق کردیا :

انما امرت ان اعبد رب هذه البلدة الذي حرمها وله كل شي و امرت ان اكون من المسلمين (قصص)	مجھکو صرف یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں اس شہر (مکہ) کے خدا کی عبادت کروں جس نے اوسکو عزت دی- سب کچھہ اوسی خدا کا ہے' اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اوسکا فرماں بردار مسلم ہوں -

اور یہی وجہ ہے کہ قرآن حکیم نے هر موقع پر حج کے ساتھہ اسلام کا ذکر بطور لازم و ملزوم کے کیا :

و لكل امة جعلنا منسكا ليذكروا اسم الله على ما رزقهم من بهيمة الانعام فالهكم اله واحد فله اسلموا و بشر المخبتين (حج)	اور هر ایک امت کیلیے هم نے قربانی قرار دی تھی تا کہ خدا نے اونکو جو چار پاے بخشے هیں اون کی قربانی کے وقت خدا کا نام لیں پس تم سب کا خدا ایک هی ہے

لوسی کے تم سب فرمانبردار بنجاو اور خدا کے خاکسار بندوں کو حج کے ذریعہ دین حق کی بشارت دو -

اسلام خدا کا ایک فطری معاهدہ تھا جسکو انسان کی ظالمانہ عہد شکنی نے بالکل چاک چاک کردیا تھا ' اسلیے خدا نے حضرت ابراهیم علیہ السلام کی ناخلف اولاد کو روز اول هی اوسکے ثمرات سے محروم کردیا :

و اذا ابتلى ابراهيم ربه بكلمات فاتمهن قال انى جاعلك للناس اماما قال ومن ذريتي ؟ قال لا ينال عهدى الظالمين (بقره)	جب خدا نے چند احکام کے ذریعہ ابراهیم کو آزمایا اور وہ خدا کے امتحان میں پورے اترے ' تو خدا نے کہا کہ اب میں تمہیں دنیا کی امامت اور

خلافت عطا کرتا هوں - اسپر حضرت ابراهیم علیہ السلام نے عرض کیا : اور میرے اولاد کو بھی ؟ ارشاد ہوا کہ هاں' مگر اس قول و قرار میں ظالم لوگ داخل نہیں ہو سکتے -

(امۃ مسلمہ)

خدا نے حضرت ابراهیم علیہ السلام کو جن " کلمات " کے ذریعہ آزمایا اور جنکی بنا پر اونہیں دنیا کی امامت عطا ہوئی وہ اسلام کے اجزاء اولین یعنی توحید الهی ' قربانی نفس و جذبات ' صلواۃ الهی کا قیام' اور معرفۃ دین فطری کے امتحانات تھے - اگرچہ اونکی اولاد میں سے چند ناخلف لوگوں نے ان ارکان کو چھوڑ کر اپنے اوپر ظلم کیا اور اس موروثی عہدے سے محروم ہوگئے : قال لا ينال عهدى الظالمين - لیکن حضرت ابراهیم علیہ السلام کی ذات کے اندر ایک دوسری امت بھی چھپی ہوئی تھی جسکے لیے خود اونہوں نے خدا سے دعا کی تھی :

ان ابراهيم كان امة قانتا	حضرۃ ابراهیم گو بظاهر ایک فرد واحد تھے مگر انکی فعالیت روحانیہ و الهیہ کے اندر ایک پوری قوم، قانت و مسلم پوشیدہ تھی !

(اجزاء حج)

اب اس " امۃ مسلمہ " کے ظہور کا وقت آگیا اور وہ رسول مزکی و موعودہ غار حراء کے تاریک گوشوں سے نکل کر منظر عام پر نمودار ہوا تا کہ اوس نے خود اس اندھیرے میں جو روشنی دیکھی ہے ' وہ روشنی تمام دنیا کو بھی دکھلا دے :

يخرجهم من الظلمات الى النور-	وہ پیغمبر اونکو اندھیرے سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا ہے -
لقد جاءكم من الله نور و كتاب مبين -	بیشک تمہارے پاس اللہ کے طرف سے ایک نور هدایت اور ایک کھلی کھلی هدایتیں دینے والی کتاب آئی -

وہ منظر عام پر آیا تو سب سے پہلے اپنے باپ کے موروثی گھر کو ظالموں کے ھاتھہ سے واپس لینا چاھا' لیکن اسکے لیے حضرت ابراهیم علیہ السلام هی کی طرح بتدریج چند روحانی مراحل سے گذرنا ضرور تھا - چنانچہ اوس نے اون مرحلوں سے بتدریج گذرنا شروع کیا - اوس نے غار حراء سے نکلنے کے ساتھہ هی توحید کا غلغلہ بلند کیا کہ خدا نے حضرت ابراهیم علیہ السلام سے جو عہد لیا تھا اوسکی پہلی شرط یہی تھی : " ان لا تشرك بي شيئا " پھر اوس نے صف نماز قائم کی کہ یہ گھر صرف خدا هی کے آگے سر جھکانے والوں کیلیے بنایا گیا تھا : و طهر بيتي للطائفين و القائمين و الركع السجود - اوس نے روزے کی تعلیم دی کہ وہ شرائط حج کا جامع و مکمل تھا :

من فرض فيهن الحج فلا رفث ولا فسوق ولا جدال في الحج (بقره)	جس شخص نے ان مہینوں میں حج کا عزم کر لیا تو اوسکو هر قسم کی نفس پرستی ' بد کاری ' اور جھگڑے

تکرار سے اجتناب کرنا لازمی ہے' اور روزہ کی حقیقت یہی ہے کہ وہ انسان کو غیبت ' بہتان ' فسق و فجور ' مخاصمت و تنازعت ' اور نفس پرستی سے روکتا ہے جیسا کہ احکام صیام میں فرمایا :

ثم اتموا الصيام الى الليل و لا تباشروهن و انتم عاكفون في المساجد (بقره)	پھر رات تک روزہ پورا کرو' اور روزہ کی حالت میں عورتوں کے نزدیک نہ جاؤ - اور اگر مساجد میں اعتکاف کرو تو شب کو بھی اون سے الگ رهو -

اوسنے زکواۃ بھی فرض کردی کہ وہ بھی حج کا ایک اهم مقصد تھا :

فكلوا منها و اطعموا البائس الفقير-	قربانی کا گوشت خود کھاؤ اور فقیروں اور محتاجوں کو بھی کھلاؤ !

(فتح مکہ)

اسطرح جب اس " امۃ مسلمہ " کا روحانی خاکہ تیار ہوگیا' تو اوس نے اوسکی طرح اسکو بھی منظر عام پر نمایاں کرنا چاھا - اسے

غرض سے اوس نے عمرہ کی تیاري کي اور ۱۴ - ۱۵ سو کي جمعیت کے ساتھہ روانہ هوا کہ پہلی بارا بچے آبائي گھر کو حسرت آلود نگاهوں سے دیکھکر چلے آئیں - لیکن یہ کاروان هدایت راستے هي میں بہ مقام حدیبیہ روکدیا گیا - دوسرے سال حسب شرائط صلح زیارت کعبہ کي اجازت ملي اور آپ مکہ میں قیام کرکے چلے آے - اب اس مصالحت نے راستے کے تمام نشیب و فراز هموار کردیے تھے' صرف خانہ کعبہ میں پتھروں کا ایک ڈھیر رہ گیا تھا اسے بھي فتح مکہ نے هموار کردیا :

دخل النبي صلی اللہ علیہ و سلم مکۃ یوم الفتح و حول البیت ستون و ثلثمائة نصب فجعل یطعنها بعود فی یدہ و یقول جاء الحق و زهق الباطل - (صحیحین)

آنحضرت فتح مکہ کے دن جب خانہ کعبہ میں داخل هوے تو اوسکے گرد تین سو ساٹھہ بت نظر آے - آپ اُنکو ایک لکڑي کے ذریعہ ٹھکراتے جاتے تھے اور یہ آیت پڑھتے جاتے تھے " جاء الحق و زهق الباطل ان الباطل کان زهوقا " یعني حق اپنے مرکز پر آگیا اور باطل نے اوسکے سامنے ٹھوکر کھالي - باطل پامال هونے هي کے قابل تھا -

(فرضیت حج)

اب میدان بالکل صاف تھا - راستے میں ایک کنکري بھي سنگ راہ نہیں هو سکتي تھي - باپ نے گھر کو جس حال میں چھوڑا تھا' بیٹے نے اوسي حالت میں اوسپر قبضہ کرلیا - تمام عرب نے فتح مکہ کو اسلام و کفر کا معیار صداقت قرار دیا - جب مکہ فتح هوا تو لوگ جوق جوق داخل اسلام میں داخل هونے لگے - اب وقت آ گیا تھا کہ دنیا کو اس جدید النشئۃ "اُمۃ مسلمہ" کے قالب روحاني کا منظر عام طور پر دکھا دیا جاتا' اسلیے دوبارہ اوسی دعوت عامہ کا اعادہ کیا گیا جسکے ذریعہ حضرت ابراهیم علیہ السلام نے تمام عالم میں ایک غلغلہ عام ڈالدیا تھا مگر اس قوت کا فعل میں آنا ظہور نبي امي پر موقوف تھا :

و للہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا -

جو لوگ مالي اور جسماني حالت کے لحاظ سے حج کي استطاعت رکھتے هیں اونپر اب حج فرض کردیا گیا -

(تکمیل حج)

اس صدا پر تمام عرب نے لبیک کہا اور آپکے گرد ۱۳ - ۱۴ هزار آدمي جمع هوگئے - عرب نے ارکان حج میں بدعات و اختراعات کا جو زنگ لگادیا تھا' وہ ایک ایک کرکے چھڑا دیا گیا - آبا و اجداد کے کارناموں کے بجاے خدا کي توحید کا غلغلہ بلند کیا گیا :

فاذکروا اللہ کذکرکم آباءکم او اشد ذکرا (بقرہ)

زمانہ حج میں خدا کو اوسي جوش و خروش سے یاد کرو جسطرح اپنے آباء اجداد کے کارناموں کا اعادہ کرتے تھے' بلکہ اس سے بھي زیادہ سرگرمي کے ساتھہ -

قریش کے تمام امتیازات مٹادیے گئے' اور تمام عرب کے ساتھہ انکو بھي عرفہ کے ایک گوشہ میں کھڑا کردیا گیا :

ثم افیضوا من حیث افاض الناس و استغفروا اللہ ان اللہ غفور رحیم (بقرہ)

اور جس جگہ سے تمام لوگ روانہ هوں تم بھي وهیں سے روانہ هوا کرو - اور فخر و غرور کي جگہ خدا سے مغفرت مانگو کیونکہ خدا بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے -

سب سے بد ترین رسم برهنہ طواف کرنے کي تھي' اور مردوں سے زیادہ حیا سوز نظارہ برهنہ عورتوں کے طواف کا هوتا تھا - لیکن ایک سال پہلے هي سے اسکي عام ممانعت کرادیگئي :

ان ابا هریرة اخبرہ ان ابابکر الصدیق رضی اللہ عنہ بعثہ فی الحجة التي امرہ رسول اللہ (صلعم) قبل حجة الوداع یوم النحر فی رهط یوذن فی الناس' الا : لا یحج بعد العام مشرک و لا یطوف بالبیت عریان (بخاري جزو - ۲ ص ۱۵۳)

حضرت ابو هریرہ (رض) کہتے هیں کہ حجۃ الوداع سے پہلے آنحضرت نے حضرت ابو بکر رضي اللہ عنہ کو ایک حج کا امیر بنایا اور اونهوں نے مجھکو ایک گروہ کے ساتھہ روانہ کیا تاکہ یہ اعلان کر دیا جاے کہ اس سال کے بعد کوئي مشرک یا کوئي برهنہ شخص حج یا طواف نہ کرسکے گا -

زمانہ حج میں عمرہ کرنے والوں کو فاسق و فاجر کہا جاتا تھا' لیکن آنحضرت نے حجۃ الوداع میں عمرہ هي کا احرام باندھا اور صحابہ کو بھی عمرہ کرنے کا حکم دیا - پا پیادہ اور خاموش حج کرنے کي ممانعت کیگئي - قرباني کے جانوروں پر سوار هونے کا حکم دیا گیا' ناک میں رسي ڈالکر طواف کرنے سے روکا گیا - گھر میں دروازے سے داخل هونے کا حکم هوا :

لیس البر بان تاتوا البیوت من ظهورها و لکن البر من اتقی و اتوا البیوت من ابوابها و اتقوا اللہ لعلکم تفلحون (بقرہ)

یہ کوئي نیکي کا کام نہیں ہے کہ گھروں میں پچھواڑے سے آؤ' نیکي تو صرف اوسکي ہے جس نے پرهیزگاري اختیار کي - پس گھروں میں دروازے هي کی راہ سے آو' اور خدا سے ڈرو - یقین ہے کہ تم کامیاب هوگے -

قرباني کی حقیقت واضح کي گئي اور بتایا گیا کہ وہ صرف ایثار نفس و فدویت جان و روح کے اظہار کا ایک طریقہ ہے - اوسکا گوشت یا خون خدا تک نہیں پہونچتا کہ اوسکے چھاپہ سے دیواروں کو رنگین کیا جاے - خدا تو صرف خالص نیتوں اور پاک و صاف دلوں کو دیکھتا ہے :

لن ینال اللہ لحومها و لا دماؤها و لکن ینالہ التقوی منکم (الحج)

خدا تک قرباني کے جانوروں کا گوشت و خون نہیں پہونچتا' بلکہ اوس تک صرف تمهاري پرهیزگاري پہونچتی ہے -

یہ چھلکے اوتر گئے تو خالص مغز هي مغز باقي رہ گیا - اب وادي مکہ میں خلوص کے دو قدیم و جدید منظر نمایاں هوگئے' ایک طرف آب زمزم کی شفاف سطح لہریں لے رهی تھي' دوسري طرف ایک جدید النشاۃ قوم کا دریاے وحدت موجیں مار رها تھا !

(اعلان عام و حجۃ الوداع)

لیکن دنیا اب تک اس اجتماع عظیم کي حقیقت سے بے خبر تھي - اسلام کي ۲۳ سالہ زندگي کا مد و جزر تمام عرب دیکھہ چکا تھا' مگر کوئي نہیں جانتا تھا کہ اسلام کي تاریخي زندگي کن نتائج پر مشتمل تھي' اور مسلمانوں کي جد و جہد' فدویت' ایثار نفس و روح کا مقصد اعظم کیا تھا ؟ اب اوسکي توضیح کا وقت آگیا تھا -

حضرت ابراهیم علیہ السلام نے اس گھر کا سنگ بنیاد اس دعا کو پڑھکر رکھا تھا :

و اذ قال ابراهیم رب اجعل هذا بلدا آمنا و ارزق اهلہ

جب ابراهیم نے کہا کہ خداوندا اس شہر کو امن کا شہر بنا اور اوسکے

خدا کا دین پہلے هي سے کامل تها لیکن اب تک وہ مسلمانوں کے نمونہ و قوت کے شایان شاں نہ تها - آج خدا نے اوسکو مسلمانوں کے شایان شان بنا کر اوس پر دائمی پسندیدگي اور رضاے تام کي مہر لگادي : ورضیت لکم الاسلام دینا -

* * *

دنیا کا کوئي داعی مذهب ' دنیا کي کوئي صالح قوم ' دنیا کا کوئي اولوالعزم پیغمبر' اپنے مقاصد میں سلطنت کے بغیر کامیاب نہیں هو سکتا ' چنانچه دنیا میں جب کوئي صالح قوم پیدا هوئي ہے اور اوس نے نیکي پهیلانے اور امر بالمعروف و النهي عن المنکر کي الهي خدمت اپنے ذمه لي ہے تو خدانے اوسکو همیشه صاحب تاج و تخت بنایا ہے' اور جب تک اوسکے سر پر حکومت کا تاج نہیں رکها گیا ' اوسکا دین خدا کي آخري مرضي کے مطابق نہیں هوا ' چنانچه الله تعالی خود فرماتا ہے :

وعد الله الذین آمنوا منکم وعملو الصالحات لیستخلفنهم في الارض کما استخلف الذین من قبلهم و لیمکنن لهم دینهم الذي ارتضی لهم ولیبدلنهم من بعد خوفهم امنا - یعبدوننی ولا یشرکون بي شیأ و من کفر بعد ذلك فاولئك هم الفسقون (۲۲ - ۵۴)	تم میں سے جو لوگ ایمان لاے اور عمل صالح اختیار کیا ' تو خدا نے اونسے وعدہ کرلیا ہے که آنکو زمین کي خلافت بخشیگا جیسا که اوس نے گذشتہ لوگوں کو اونکے عمل صالح کي وجہ سے بخشا نیز خدا نے اونکے لیے جو دین پسند فرمادیا ہے ' اوسکو مستحکم کر دیگا ' اور اونکے خوف کو امن سے بدل دیگا - تاکه اسی کي عبادت کریں اور کسي چیز کو اسکا شریک نہ بنائیں ' اور جو لوگ اس کے بعد کافر هوے' سو وہ یقینا مجرم و ملزم هیں -

* * *

الله تعالے کي اسي سنت جاریه کے مطابق مکه میں ایک قوم ایمان لائي اور اسنے عمل صالح اختیار کیا ' اسلیے خدانے اوسکو زمین کا خلیفه بنایا - خدا نے اوسکے لیئے جس دین کو منتخب فرمایا تها اب تک وہ اوسکے وعدے کے مطابق مستحکم نہیں هوا تها - فتح مکه نے اسکو مستحکم کردیا - مدینه میں رهکر آنحضرت (صلعم) نے تمام عرب کي مشرکانه قوت توڑ دي تهي - صرف اهل مکه اپني اصلي حالت پر قائم تهے - اگر اسلام کو کچهه خوف تها تو اسي مرکزي طاقت کا تها - فتح مکه نے اس طاقت کو بهی پامال کر دیا - اب خوف مبدل به امن و امان هو گیا - اس امن و امان کا مقصد جیسا که خود خدا نے بیان فرمادیا ' یه تها که خدا کي پرستش کي جاے' تمام انسانی پرستشوں اور معبودانه اقتداروں کا خاتمه کردیا جاے' اور خدا کے بندے صرف خدا هي کیلیے هوجائیں - فتح مکه میں تین سو ساٹهه بت جاء الحق و زهق الباطل کي غلغله انگیز صداوں کے ساتهه توڑ دیے گئے ' اور توحید الهي کیلیے میدان صاف هوگیا - حجة الوداع میں پہلے هي سے منادي کرادیگئی تهی که کوئي مشرک خانه کعبه کے اندر داخل نہیں هو سکتا - دین الهی کی یهی تکمیل تهی ' یهی غلبۂ عام تها ' یهي ظهور تام تها ' یهي حقیقی امن و امان تها ' جو اس عهد سے شروع هوگیا ' اور اسي کا خدا نے وعدہ فرمایا تها :

لیظهره علی الدین کله	خدا اسلام کو تمام ادیان باطله پر غالب کردیگا

جب یه وعدہ پورا هوا تو امت کو یه بشارة عظمی سنائی گئی :

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دنیا -

* * *

یه آیۃ کریمه وعظیمه جمعه کے دن خاص عرفات کے میدان میں نازل هوئی اور ایک ایسا عطیۂ الہی سمجهي گئي که ایک یهودي نے حضرت عمر رضي الله عنه سے به حسرت کہا : "اگر ایسی آیت همارے مذهب میں نازل هوتي تو هم اوسکے نزول کي یاد گار میں عید مناتے" حضرت عمر نے فرمایا : "همکو اس یادگار کے قائم کرنے کی ضرورت نہ تهي - یه آیت خود عید هي کے دن نازل هوئي جب که خدا کے مخلص بندے عرفات کے میدان میں اوسکے سامنے کهڑے تهے - پس همیشه کیلیے یه دن همارے لیے عید کا جشن عام هوگا اور خدا کی یهي مرضي تهی "

* * *

اسی بشارة عظمی نے عید کي حقیقت کو بهی بے نقاب کردیا - وہ محض سیر و تفریح' عیش و نشاط ' لهو و لعب کا ذریعه نہیں ہے - وہ تکمیل شریعت کا ایک مرکز ہے' وہ سطوت خلافت الهي کا ایک مظهر ہے ' وہ توحید و وحدانیت کا منبع ہے' وہ خالص نیتوں اور پاک دلوں کی نمایش گاہ ہے -

اوسکے ذریعه هرقوم کے مذهبي جذبات کا اندازہ کیا جاسکتا ہے ' اگر وہ اپني اصلی حالت میں قائم ہے تو سمجهه لینا چاهیے وکه مذهب اپني پوري قوت کے ساتهه زندہ ہے - اگر وہ مٹ گئي ہے' یا بدعات و مزخرفات نے اوسکے اصل مقاصد کو چهپا دیا ہے' تو یقین کرلینا چاهیے که اس مذهب کا چراغ بجهه رها ہے -

* * *

یهی وجه ہے که اسلام میں جس دن سے قوت کي نشو و نما کا آغاز هوا اوسي دن سے عید کو اوس کے اظهار کا ذریعه بنایا گیا - مدینه میں صرف عید الفطر کے ذریعه دنیا کو اسلام کي وسعت اثر کا ایک منظر دکهایا جا سکتا تها ' لیکن وہ صرف اتنے هی پر قانع نہ تها ' وہ تمام دنیا کیلیے ایک چشمۂ رحمت تها جو ابلنا چاهتا تها - ما ارسلناک الا رحمة للعالمین -

وہ عرفات کے میدان میں اوبلا' اور اپنے پهیلنے والي موجوں کي چادر میں تمام دنیا کو چهپا لیا - اسلیے تمام دنیا نے اسلام کے جاہ و جلال' ظهور و غلبه ' اور نفوذ و وسعت کا تماشه دیکهه لیا -

* * *

پس عید اگر شعائر اسلام کو قائم رکهتي ہے' مذهبي روح کو زندہ کرتي ہے' مذهب کے کارنامه اعمال کو دنیا کے سامنے پیش کرتي ہے' عهد محبت و میثاق الهي کي تجدید کرتي ہے' تمام امت کو ایک نظام میں مربوط کر دیتي ہے' مختلف ممالک کے مسلمانوں کے درمیان سفارت کا کام دیتي ہے' تو بلا شبه وہ عید ہے' حج ہے' طواف ہے - ورنه وہ صرف کهجور کي ایک گٹهلي ہے جسکو ایک سنت کے احیاء کیلیے هم علی الصباح کها کر پهینکدیتے هیں -

* * *

یه عجیب حسن اتفاق ہے که اسلام کي اس سب سے عظیم الشان عید کے بعد اسلام کي دعوة اولی کي زندگي کا دور ختم هوگیا ' اور خود یه آیت جس نے مذهب کي تکمیل کا اعلان کیا تها ' اسکا مقدمه و تمهید تهي - چنانچه اوس کے نزول پر اگرچه اکثر صحابه کو نهایت مسرت حاصل هوئی ' لیکن جو لوگ اس حقیقت کو جانتے تهے که داعي حق کي زندگي کا سب سے آخري مقصد دین کی تکمیل اور اوسکا عرض عام و ظهور تام تها ' اونکي آنکهیں تکمیل کے بعد کے نتیجه کو دیکهکر اشکبار هوگئیں - یه مقصد حقیقي حجة الوداع میں حاصل هوگیا تها ' اوسکے ایک هی سال بعد آفتاب نبوت رحمت الهی کي آغوش میں غروب هو گیا - اللهم صل و سلم علی سیدنا محمد و علی ال سیدنا محمد کما صلیت و سلمت علی علی سیدنا ابراهیم و علی آل سیدنا ابراهیم انك حمید مجید !

و سعة و من يخرج من بيله مهاجرا الى الله و رسوله ثم يدركه الموت فقد وقع اجره على الله و كان الله غفورا رحيما (۴ : ۹۱)

جہنم ہے' اور وہ بدترین ٹھکانا ہے۔ البتہ وہ ضعیف مرد و عورت اور بچے جو نہ کسی تدبیر کرنے کی طاقت رکھتے ہیں نہ اونکو راستہ ملتا ہے تو خدا اونکو معاف کردیگا' وہ بڑا ہی معاف کرنے والا ہے -

جو شخص خدا کی راہ میں ھجرت کریگا' وہ زمین میں وسعت اور فلاح و نجاح پائیگا' اور جو شخص اپنے گھر سے نکل کر خدا اور خدا کے رسول کی طرف ھجرت کرے اور راستہ ھی میں اوسکو موت آجاے' تو یقین کرو کہ اوسکا بدلہ خدا پر واجب ہوچکا' اور خدا بڑا معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے "

* * *

وہ دنیا میں پھیلا' اور حبش و مدینہ کی آبادیوں نے اوسکو اپنی آغوش میں لے لیا - بدر و حنین نے اوسکے لیے اپنا دامن خالی کردیا' بنو قریضہ و بنو نضیر کے سر سبز باغوں نے اوسکے لیے اپنی جگہ سنواری - خیبر کے نخلستانوں نے اوسکو اپنے سایے میں بٹھایا' لیکن با اینہمہ وہ ابھی پھیلنے کیلیے اور گنجایش ڈھونڈھتا تھا' اور بڑھنے کیلیے اور وسعت چاھتا تھا - قصر شریعت کی آخری اینٹ نے اوس کمی کو پورا کردیا تھا جسکی وجہ سے دین الہی کی عظیم الشان عمارت تمام دنیا کو بدنما نظر آتی تھی :

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان مثلی و مثل الانبیاء من قبل کمثل رجل بنی بیتا فاحسنہ و اجملہ الا موضع لبنۃ من زاویۃ فجعل الناس یطوفون بہ و یعجبون لہ و یقولون ھلا وضعت ھذہ اللبنۃ قال فانا اللبنۃ و انا خاتم النبیین ! (بخاری ص۱۸٦ کتاب المناقب)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : میری اور پچھلے نبیوں کی مثال بالکل اوس شخص کی سی ہے' جس نے ایک نہایت خوشنما مکان بنایا' لیکن اوسکے کسی کونے میں صرف ایک اینٹ کی کسر رہگئی - پھر لوگوں نے خوب گھوم پھر کے دیکھا اور بہت خوش ہوے - تاہم اونکو یہ کہنا پڑا کہ آخر یہ ایک اینٹ کیوں نہ رکھی گئی ؟ تو یقین کرو کہ وہ آخری اینٹ میں ہوں' اور اسی لیے میں خاتم الانبیا ہوں !

شریعت اسلامیہ نے اس کمی کو پورا کر دیا تھا' لیکن تمام دنیا کو دکھا دینا ابھی باقی تھا' خدا نے حجۃ الوداع میں اس عمارت کو اپنی مکمل صورت کے اندر دکھا دیا اور تمام دنیا نے خانہ کعبہ کا طواف کرکے دیکھہ لیا کہ اب ایک اینٹ کی جگہ بھی خالی نہ رہی :

الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا

آج کے دن میں نے تمہارے دین کو کامل کردیا اور تم پر اپنے احسانات پورے کردیے' اور تمہارے لیے دین اسلام کو منتخب کیا !

* * *

قرآن حکیم کے بطون و ارواح کی طرح وہ ظروف و مواقع بھی کچھہ کم اہمیت نہیں رکھتے' جن میں اسکی مقدس سورتوں اور آیتوں کا نزول ہوا ہے - دیوار کے لیے اینٹ اور گارا ضروری اجزا ھیں مگر انسے اس سفیدی کی دلاویزی میں کچھہ فرق نہیں آسکتا جو اگرچہ دیوار کی سطح پر ہے' لیکن مکان کے اور اجزاء سے کہیں زیادہ گذرنے والوں کو اپنی طرف مائل کر رہی ہے -

دین الہی بھی ایک عمارت ہے جسکی تعمیر ازل سے شروع ہوئی اور ختم نبوت کی آخری اینٹ نے مکمل کردیا - اس لیے وہ بھی اور عمارتوں کی طرح داخلی و خارجی اجزاء سے مرکب ہے - پہلی قسم کے اجزاء سے اوسکی تقویم و ترکیب ہوئی ہے' اور دوسرے قسم کے اجزا نے اوسکے آب و رنگ اور اوسکی زینت و رونق کو نماں کیا ہے -

* * *

اسلام نے کبھی یہ شکایت نہیں کی کہ اوسکے اجزاء پورے نہیں کیے جاتے - اوس نے ہمیشہ اونکے اظہار کا دعوی کیا - مکہ میں صرف دو رکعت نماز فرض کی گئی تھی اور آنحضرت و صحابہ بالکل اسپر قانع تھے' البتہ آرزو اسکی تھی کہ آزادی کے ساتھہ اس مختصر عبادت کے ادا کرنے کا موقع ملے - آنحضرت نے نزول فرائض کا کبھی انتظار نہیں کیا' لیکن تبدیل قبلہ کے لیے نہایت اضطراب کے ساتھہ وحی آسمانی کی راہ دیکھتے رہے :

نری تقلب وجھک فی السماء -

ہم تبدیل قبلہ کے لیے انتظار وحی میں آسمان کی طرف تمہارے چہرے کی گردش دیکھتے رہتے ہیں -

کیونکہ قبلہ ھی دین اسلام کی قوت و نفوذ کا مرکز اولین و مظہر آخرین تھا' اس لیے متمم و مکمل دعوۃ ابراھیمی اوسکا بیقراری کے ساتھہ انتظار کرتا تھا -

اصل حقیقت کے لحاظ سے اسلام تمام مذاہب عالم کا آب و رنگ تھا - مذہب کے تمام اجزاء بسیطہ پہلے ھی سے موجود تھے' [اسلام نے صرف اونکو جلا دیکر نمایاں کردیا - آئینہ کا خاکہ پہلے ھی سے تیار تھا' اسلام اوسکا جوہر بنگیا - وہ چہرۂ کائنات کا غازہ تھا جس نے حسن حقیقت کو اور دلفریب بنا دیا - وہ آب و رنگ تھا' صیقل تھا' جلا تھا' غازہ تھا' ان میں سے ہر چیز نمایاں ہونے والی ہے - اس لیے وہ نمایاں ہونا چاھتا تھا -

اسلام کا قالب حقیقت مکہ ھی میں متشکل ہوچکا تھا - مدینہ میں آکر اسکے اجزا بھی مکمل ہوگئے' لیکن وہ ایک حسن بے پردہ تھا جو دنیا کے سامنے بے نقاب ہونا چاھتا تھا - حجۃ الوداع نے اوسکے چہرے سے یہ نقاب بھی اولٹ دی اور تمام دنیا کو اوسکا روشن چہرہ نظر آگیا -

چنانچہ عرفات کے میدان میں اسلام کی حقیقت کے اسی ظہور کامل کا اعلان کیا گیا : الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا -

* * *

لیکن وہ دنیا کے سامنے صرف ظاہر ہونا اور چہرہ دکھا کر گذر جانا نہیں چاھتاتھا - اگر وہ اتنے پر راضی ہوتا تو کب کا راضی ہوگیا ہوتا - آنحضرت (صلعم) نے ایام مظلومی ھی میں تمام قبائل کے سامنے اسلام کو پیش کردیا تھا' اور تمام جزیرہ عرب اوس سے روشناس ہوچکا تھا' مگر وہ غلبہ کاملہ' تسلط عام' اور ظہور تام چاھتا تھا' یعنی وہ ایک عظیم الشان خلافت الہی کی بنیاد ڈالنا چاھتا تھا جو میزان عدل کو قائم رکھے' شعائر الاھیہ کی حفاظت کرے' دنیا کو امن و سلامتی کا پیغام سنائے' مساوات عامہ کی تعلیم دے' پرانے حقد و حسد کو مٹا کر نئے سرے سے الفت و محبت کی بنیاد ڈالے - اسلام کے تازہ خون کا قصاص لے' جاھلیت کے دم خشک کر اپنے تلوں سے مسل دے' دنیا کو معاملات و مفاوضات کا صحیح اصول بتائے' وہ حکومت چاھتا تھا جو انسان کے تمام عقائد' اعمال' اخلاق' اور معاملات پر محیط ہو جاے - اس عمارت کی بنیاد اگرچہ مکہ ھی میں پڑ چکی تھی' لیکن اوسکا افتتاح حجۃ الوداع میں ہوا' اسلیے تکمیل دین کا اعلان بھی اسی زمانے میں کیا گیا -

من الثمرات من آمن منهم بالله واليوم الآخر (بقرہ)

باشندے اگر خدا اور روز قیامت پر ایمان لائیں' تو ارنکو هر قسم کے ثمرات و نعالم عطا فرما !

جسوقت ارنهوں نے یه دعا کي تهي' تمام دنیا فتنه و فساد کا گهوارہ بن رهي تهي - دنیا کا امن و امان ارٹهه گیا تها' اطمینان و سکون کي نیند آنکهوں سے ارڑ گئي تهي - دنیا کي عزت و آبرو معرض خطر میں تهي - جان و مال کا تحفظ نا ممکن هوگیا تها' کمزور اور ضعیف لوگوں کے حقوق پامال کردیے گئے تهے' عدالة کا گهر ویران' حریة انسانیة مفقود' اور نیکي کي مظلومیت انتهائي حدتک پهنچ چکي تهي - کرۂ ارضي کا کوئي گوشه ایسا نه تها جو ظلم وکفر کي تاریکي سے ظلمت کدہ نہو - اسلیے ارنهوں نے اباد دنیا کے ناپاک حصوں سے کنارہ کش هوکر ایک " وادي غیر ذي زرع " میں سکونت اختیار کي - وهاں ایک دار الامن بنایا اور تمام دنیا کو صلح وسلام کي دعوت عام دي - اب ارنکي صالح اولاد سے یه دار الامن بهي چهین لیا گیا تها - اسلیے ارسکے واپسي کیلیے پورے دس سال تک ارس کے فرزند نے بهي باپ کي طرح میدان میں ڈیرہ ڈالا - فتح مکه نے جب ارس کا مامن و ملجا واپس دلادیا تو وہ ارس میں داخل هوا که باپ کي طرح تمام دنیا کو "گم شدہ حق کي واپسي" کي بشارت دے - چنانچه وہ ارنٹ پر سوار هوکر نکلا اور تمام دنیا کو مژدہ امن و عدالة سنایا :

(خطبۂ حجة الوداع)

ان دماء کم و اموالکم علیکم حرام کحرمة یومکم هذا في شهرکم هذا في بلدکم هذا - الا ان کل شي من امر الجاهلیة تحت قدمي موضوع ودماء الجاهلیة موضوعة و اول دم اضعه دماءنا دم ابن ربیعة و ربا الجاهلیة موضوع و اول ربا اضع ربانا ربا عباس ابن عبد المطلب - اللهم اشهد' اللهم اشهد' اللهم اشهد - (ابو داود جلد-١- ص ٢٩ کتاب الحج)

جسطرح تم آجکے دن کي' اس مهینه کي' اس شهر مقدس میں حرمت کرتے هو ارسي طرح تمهارا خون اور تمهارا مال بهي تم پر حرام هے' اچهي طرح سن لو که جاهلیت کي تمام بري رسموں کو آج میں اپنے دونوں قدموں سے کچل ڈالتا هوں - بالخصوص زمانه جاهلیت کے انتقام اور خون بها لینے کي رسم تو بالکل مٹادي جاتي هے' میں سب سے پہلے اپنے بهائي ابن ربیعه کے خون کے انتقام سے دست بردار هوتا هوں - جاهلیت کي سود خواري کا طریقه بهي مٹادیا جاتا هے اور سب سے پہلے خود میں اپنے چچا عباس ابن عبد المطلب کے سود کو چهوڑتا هوں - خدایا تو گواہ رهیو ! خدایا تو گواہ رهیو !! خدایا تو گواہ رهیو که میں نے تیرا پیغام تیرے بندوں تک پهونچادیا !

(تکمیل دین الهی)

اب حق پر پهر کے پهر اپنے اصلي مرکز پر آ گیا' اور باپ نے دنیا کي هدایت و ارشاد کیلیے جس نقطه سے پہلا قدم ارٹهایا تها' بیٹے کے روحاني سفر کي وہ آخري منزل هوئي' اور ارسي نقطے پر پهونچکر اسلام کي تکمیل هوگئي' اسلیے وہ که اس نے تمام دنیا کو مژدہ امن سنایا تها' آسماني فرشتے نے بهي ارسکو کامیابي مقصد کي سب سے آخري بشارت دیدي :

الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتي ورضیت لکم الاسلام دینا !

آج کے دن میں نے تمهارے دین کو بالکل مکمل کردیا اور تم پر اپنے تمام احسانات پورے کردیے' اور میں نے تمهارے اسلام کو ایک برگزیدہ دین منتخب کیا -

وثائق و حقائق

عید اور تکمیل شریعت

الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتي و رضیت لکم الاسلام دینا

آگ کا شرارہ کوہ آتش فشاں کے دامن میں چهپا رهتا هے' لیکن جب پهوٹتا هے تو تمام دنیا کو محیط هو جاتا هے - نمو کي قوت ذرات خاک میں مخفي رهتي هے' لیکن جب فصل بهار آتي هے تو اس میں اسقدر ابال آ جاتا هے که ارسپر زمین کي فضاے بسیط تنگ هوجاتي هے - پاني کا سیال مادہ بادل کے ایک ٹکڑے میں سمٹا هوا پڑا رهتا هے' لیکن جب برستا هے تو پهیل کر خشکي و تري کو باهم ملا دیتا هے - برق کي رو دنیا کے هر ذرے میں موجود هے' لیکن جب ارسمیں تموج پیدا هوتا هے' تو کارخانۂ قدرت کے ایک ایک پرزے میں دفعتاً حرکت پیدا هوجاتي هے - موج دریا هي میں پنهاں هے' لیکن جب ارٹهتي هے اور ارٹهکر بلند هوتي هے' تو دریا میں تلاطم برپا هوجاتا هے !!

* * *

اسلام بهي اسي قسم کا ایک شرارہ' اسي طرح کي ایک طاقت نمو' اسي فیاضي کے ساتهه بهنے والا ایک چشمۂ آب حیات' اسي قوت کے ساتهه حرکت پیدا کرنے والا بجلي کي ایک رو' اور اسي سرعت کے ساتهه پهیلنے والي ایک موج هدایت تهي - جس نے ارڑ کر خرمن جهل و ضلالت میں آگ لگادي' جس نے پهول پهلکر شور زار دنیا کو تختۂ گل و یاسمن بنا دیا' جس نے برس کر تمام دنیا کو سر سبز وشاداب کردیا' جس نے چلکر دنیا کے سکون کو حرکت سے بدل دیا' اور جس نے ارٹهکر کفر و فساد في الارض کے بحر ظلمت خیز میں ایک عظیم الشان تلاطم برپا کردیا !

* * *

یه شرارہ' یه نمو' یه برق' یه موج' غار حراء میں دبي هوئي تهي - ایک مبارک رات میں اسکا ظهور هوا' لیکن ارسکے لیے ایک فضاے غیر متناهي' ایک وسعت غیر محدود' ایک کرۂ غیر معمورہ درکار تها' اسلیے ارنهوں نے پهیلنا چاها' لیکن کفر زار مکه کي زمین گهبرا کر پکار ارٹهي : " آهسته خرام بلکه مخرام " - اب اسلام دنیا کے دوسرے حصوں کي طرف بڑها' کیونکه سکڑنا ارسکي فطرت کے خلاف تها' اور فطرت کي خلاف ورزي عتاب الهي کا مقدمه هے :

ان الذین توفهم الملٰئکة ظالمي انفسهم قالوا فیم کنتم' قالوا کنا مستضعفین في الارض قالوا الم تکن ارض الله واسعة فتهاجروا فیها فاولٰئک ماواهم جهنم وساءت مصیرا الا المستضعفین من الرجال و النساء و الولدان لا یستطیعون حیلة ولا یهتدون سبیلا فاولٰئک عسی الله ان یعفو عنهم وکان الله عفوا غفورا - و من یهاجر في سبیل الله یجد في الارض مرغما کثیرا

جن لوگوں کي روح کو فرشتوں نے ایسي حالت میں قبض کیا که وہ لوگ ارض شرک میں رهکر اپنے اوپر ظلم کر رهے تهے' تو ارنسے فرشتوں نے کها که تم ایسي مذبذبت میں کیوں مبتلا رهے؟ ارنهوں نے جواب دیا که "زمین کفر میں همیں اولي طاقت حاصل نه تهي" فرشتوں نے کها " تو کیا خدا کي زمین وسیع نه تهي که ارس میں هجرت کرجاتے ؟ پس ایسے لوگوں کا ٹهکانا صرف

نام نہاد جرمن مظالم

اهل جرمني کے افکار انکے بیان کردہ مظالم کے متعلق

ایک جرمن خاتون کا خط

مقام اِلا شیپل (جرمني) سے ۲۷ - اگست کو ایک جرمن خاتون نے اپنے کسي عزیز کے نام ایک خط لکھا تھا - یہ خط اتفاق سے اخبار " مورننگ پوسٹ " لندن کے هاتھہ لگ گیا ' اور اس نے اسے شایع کردیا - اس خط میں یہ جرمن خاتون لکھتي ہے :

" مجھے یقین ہے کہ تمام تعلیم یافتہ انگریز اس جنگ کو برا کہتے ہونگے ' جسکي ذمہ داري انگریزي حکومت کي پالیسي پر عاید ہوتي ہے -

اهل جرمني کو سالہا سال سے یہ خوف دامنگیر تھا کہ ایک نہ ایک دن انکو میدان جنگ میں مجبوراً دھکیلا جالیگا ' اور اسوقت انکے امن دوست قیصر کے هاتھہ سے صبر و تحمل کا سر رشتہ جاتا رهیگا - بالاخر وہ هولناک دن آگیا ' اور اب دنیا دیکھرهي ہے کہ ظاهري عیش و عشرت کے اندر سے کیسي قوي تن اور عجیب و غریب جرمني نکلي ہے ؟ وہ جرمني جو بظاهر عیش و تنعم میں غرق نظر آتي تھي ' اب اس جنگ کے وقت کیسي طاقتور اور کسطرح عجیب و غریب قوتوں کا پیکر معلوم ہوتي ہے ؟ "

اسکے بعد اس خاتون نے ظاهر کیا ہے کہ ریشتٰیگ (جرمن پارلیمینٹ) نے کس اتفاق و هم آهنگی ' یگانگت و یکدلي ' اور جوش و خروش کے ساتھہ قرضہ جنگ کو منظور کیا ہے ' اور جب وہ تلغرافي مخابرات و مراسلات شائع ہوے هیں ' جو قیصر ' زار ' اور شاہ انگلستان میں باهم ہوے تھے ' تو جرمن پبلک میں کسقدر جوش و خروش پیدا ہوا ہے ؟

وہ لکھتي ہے :

" ان تاروں نے یہ ثابت کردیا ہے کہ قیام امن یورپ کے لیے همارا شاهنشاہ (یعني قیصر جرمني) جو کچھہ کرسکتا تھا وہ اسوقت اس نے کیا اور کامل طور پر کیا -

عالم سیاسي میں هز مجسٹي (قیصر) کے برابر کوئي شخص محترم اور راست باز نہیں ہے "

اسکے بعد وہ موجودہ جنگ کي نوعیت کا ذکر کرتے ہوے لکھتی ہے :

" هم جانتے هیں کہ هم اهلِ جرمني اپنی هستي و بقاء کے لیے لڑ رہے هیں ' کیونکہ همارے دشمن جو هم سے بہتر کار نامے دکھا کے هماري فوقیت و برتري پر غالب نہیں آسکے ' اب اپنے اس عجز و ناکامی کے بعد چاهتے هیں کہ جسطرح بنے ' هم سب کو قتل کر ڈالیں ' تا کہ همارے همیشہ کامیاب و غالب مقابلہ سے انہیں نجات ملجاے -

یہ صحیح ہے کہ هر طرف ناگواري پھیلي ہوئی ہے اور ایسا ہونا ناگزیر ہے ' مگر اسکے ساتھہ هي جرمني میں ایثار بھي ایسا ہے کہ وہ موازنہ نہیں هو سکتا - صرف گذشتہ تین هفتوں میں ۱۲۵۰۰۰ - آدمیوں نے اپنے آپ کو فوجی خدمت کیلیے بطیب خاطر پیش کیا ہے ' اور امیدواروں کا اسقدر هجوم و ازدهام رها کہ بالاخر فہرست داخلہ بند کردینا پڑي - جو جرمن سپاهي همارے شہر سے گذرے هیں وہ نہایت شاندار تھے - انکي وردي اور دیگر ساز و سامان کي هر شے بالکل نئي معلوم ہوتي تھي - ان سپاهیوں کا ادھر سے کوچ حیرت انگیز نظم و ترتیب کے ساتھہ انجام پذیر ہوا - تمام سپاهیوں کا استقبال شہر والوں کے گھروں میں ہونے والا تھا - سب نے انہیں هاتھوں هاتھہ لیا اور بخوشي اپنے یہاں ٹھیرایا - سپاهیوں کا طرز عمل اسقدر عمدہ تھا کہ گھر والوں کو ان پر پورا اعتماد ہوگیا تھا - لیکن کیسي عجیب بات ہے کہ انهي مسکینوں کے متعلق فرانس میں کیسي کیسي خوفناک باتیں مشہور کي جارهي هیں ! "

اسکے بعد وہ ان مظالم کا ذکر کرتي ہے جو بموجب اسکے بیانکے اهل بلجیم اپني مغلوبیت و شکست کے جوش انتقام میں درماندہ و عاجز جرمنیوں پر کر رہے هیں - وہ لکھتي ہے :

" اسپتال میں ایک نوجوان آیا ہے جسکي دونوں آنکھیں ایک دس برس کي بلجین لڑکی نے نکال لي هیں - یہ حرکت اس ناشاد لڑکی نے اسوقت کي ہے جب یہ بد بخت نوجوان گولي کھا کے زمین پر گرا ہے - یہ واقعہ تیچ صلیب احمر کے ایک ڈاکٹر نے خود دیکھا ہے - دوسرے مواقع پر جرمن زخمیوں کے هاتھہ اور پیر کاٹڈالے گئے هیں - جن مکانوں میں کہ جرمن زخمي تھے اور ان پر جرمن علم لہرا رہے تھے ' ان زندہ زخمیوں کے گلے نہایت بے دردي اور وحشیانہ طریقہ سے کاٹے گئے - تعجب انگیز امر یہ ہے کہ یہ حرکتیں صرف سپاهیوں هي نے نہیں کي هیں جو عموماً فوجی اور جنگي زندگي کی وجہ سے قسي القلب اور بے رحم هو جاتے هیں ' بلکہ لڑکیوں اور جوان اور بوڑھي عورتوں نے کیے هیں - مگر انہیں بھي اپنے کیے کا قرار واقعي خمیازہ کھینچنا پڑا اور بالاخر هولناک سرزنش کی گئي - موجي قانون (مارشل لا) کے مطابق انہیں گولي ماردي گئي ' اور تنبیہ و عبرت کے لیے انکے مکان جلادیے گئے -

اگر یہي باتیں هیں جنہیں فرانس اور انگلستان میں جرمني کي وحشت و بربریت سے تعبیر کیا جا رہا ہے ' تو اسکي ذمہ دار خود بلجیم کی رعایا ہے ' کیونکہ ابتدا اسیکي طرف سے ہوئی ہے ' اور یہ ظاهر ہے کہ اسوقت جنگ کا زمانہ ہے - امن کا وقت نہیں ہے کہ اس قسم کے مظالم کی سزا عدالتي قانون کے مطابق دیجا لے -

البتہ اس هولناک انجام کو دیکھتے ہوے ان بدبختوں کے اندھے پن پر ضرور افسوس آنا چاهیے - کیونکہ یہ لوگ جو کچھہ کر رہے هیں ' اپنے حکام کي تحریک و اغواء سے کر رہے هیں -

هم لوگ قدرتی طور پر یہاں اپنی عظیم الشان فتوحات پر خوشي مناتے هیں - اسوقت بلجین اخبارات جرمن زبان میں نکل رہے هیں ' دارالخلافہ اور ریلیں جرمن هاتھوں میں هیں - چونکہ لورین میں فرانسیسیوں کو بري طرح شکست ہوئي ہے اور همنے نامور اور لیژ فتح کرلیا ہے - اسلیے امید ہے کہ جنگ زیادہ عرصے تک نہیں رهیگي " -

اسکے بعد یہ خاتون اجنبي خصوصاً دشمن رعایا کے ساتھہ جرمن حکومت کے عمدہ سلوک اور حسن معاملۃ کا ذکر کرتے ہوے لکھتي ہے :

" اغیار یعني فرانسیسیوں، روسیوں، انگریزوں، اور اهل بلجیم کے ساتهه جو عمده سلوک یہاں کیا جا رها هے، وه اسدرجه حد سے گذرا هوا فیاضانه هے که اسپر هم لوگ اپني گورنمنٹ سے رفته رفته بہت هي ناراض هوتے جاتے هیں - ان میں سے جو لوگ مفلوک الحال هیں، انکے لیے چندے هو رهے هیں - نه معلوم کب جرمني اپني اس فضول مہرباني کو رخصت کریگي؟ اسے معلوم هونا چاهیے که خود اسکي رعایا کے ساتهه دوسرے ملکوں میں ذلت آفریں سلوک هو رها هے! هم کبهي ان مظالم کو نہیں بهولینگے جو اهل جرمني پر بلجیم میں کیے گئے - وهاں دولت مند سے دولتمند جرمن موجود هیں، مگر انکے بدن پر بمشکل سالم کپڑا نظر آئیگا - انکے ساتهه خوفناک بدسلوکي کیگئي اور بالاخر انکو بهاگنا پڑا - عورتوں پر ایسے ایسے ظلم ڈهالے گئے که انهیں اپنے بچوں کو مکان کي کهڑکیوں کے باهر پهینکدینا پڑا اور بہت سي مائیں تو پاگل هوگئیں!

هم کو یقین هے که همارے سپاهي همارے لیے میدان فتح کرینگے، لیکن اگر بفرض محال همارے دشمنوں کي زیاده فوج نے انهیں کچل بهي ڈالا - جب بهي همیں اپنے ایماندار اور راست باز هونے پر همیشه فخر و ناز رهیگا -

تاهم یہاں توکسیکو بهي یه خیال نہیں که هم کو شکست هوگي - چاهے انگلستان دوسري نصف دنیا کو بهي همارے مقابله میں لا کے کهڑا کردے مگر همیں فتح هی هوگی "-

یه خاتون اسي خط میں بعد کي نوشته عبارت مورخه ۲۹ - اگست میں لکهتی هے:

" هم جب اجنبي اخباروں میں یه پڑهتے هیں که هم بربري اور وحشي هیں تو همکو بے حد هنسي آتي هے - گویا وحشي لوگ بهی کرپ کي توپیں، زپلن هوائي جهاز، هر قسم کے تهیٹر، اوپرا، حیرت انگیز عجائب خانه، اور ایمپیرٹیر نامي جهاز کے برابر جهاز بنا سکتے هیں! تاهم مسکین اور ذلیل فرانسیسي کیا کریں؟ وه اس سے زیاده کچهه نہیں جانتے "

ایک دوسري بعد کي نوشته عبارت میں لکهتی هے:

"همیں چار چهوٹے کروزروں کے ضائع هونے کي اطلاع دیگئي هے - مگر یه نقصان ان عظیم الشان فتوحات کے مقابله میں کچهه بهی نہیں هے جو همیں حاصل هوئي هیں - اسوقت همارے پاس ۳۰ هزار روسي قیدي هیں جو اس امر پر خوش هیں که انهیں جرمني میں عمده غذا ملتی هے " (لیکن اسکے بعد روسي قیدیوں کی تعداد بہت زیاده هوگئي هے)

مکتــــوب استــانــه علیــــه

اجیـــبو داعــي اللــه !

مکتوب مبارک جمعیة هلال احمر قسطنطنیه

برادر عزیز محترم:

پس از ستایش و نیایش عرض میشود که جمعیة هلال احمر عثماني خدمات شما را که از راه اسلامیت و اخوت در اثنای جنگ طرابلس و بلقان ابراز و اثبات فرموده اید، گاهے فراموش نخواهد کرد - نه تنها ایں جمعیت، بلکه تمام ملت نجیبهٔ عثمانیه منتدار و شکرگذار انسانیت و نیکیهاے برادران آں دیار بوده، و همیشه مشغول تمجید و تحسین مي باشند - از پرتو همم عالیه و تبرعات دیندارنهٔ برادران دینی هندوستان در جنگهای گذشته و ایام اضطراب، ایں جمعیت مي توانست از عهدهٔ خدمات بزرگ و کارهاے سترگ بر آید، چنانچه مبالغ اعانات مرسوله بے حیف و میل کلیاً صرف غزاة و مجروحین عثمانی گردید -

هیچ شکي نیست که خبر جنگ عمومی اروپ بسمع مبارک رسیده است - امروز تمام دول شرق و غرب - خواه دریں حرب عمومی شریک و سهیم باشند یا نباشند محض صیانت و محافظهٔ استقلال و شرف دیرینهٔ خود شان مجبور به سفربري و آمادهٔ کار زار بوده، و تمام قواے بري و بحري خود را مهیا و مستعد ساخته و منتظر حلول وقت میباشند - بمضمون " حاضر جنگ باش اگر میطلبی صلح و صلاح " دولت ابد آیت علیهٔ عثمانی نیز، با اینکه همیشه صلح و مسالمت را رهبر مساعي نموده و آں را بر رزم و وغا ترجیح داده است، برای احتیاط اکنون مجبور احضار و تهیهٔ کلیهٔ قواے بری و بحری خود گردیده - و الحمد لله بر حسب ارادهٔ مبارکهٔ سنیهٔ اعلی حضرت خلیفة المسلمین متعنا الله بطول حیاته وخلد الله ملکه و دولته و به همت زمامداران امور و مدبران مهام جمهور از عهده ایں کار بخوبي چنانکه شاید و باید، بر آمده، و قواے مهمهٔ عسکریه و بحریهٔ خود را کاملاً تدارک و تجهیز، و بحدود مملکت و ثغور دولت روانه کرده است -

خدا نکرده اگر جزئي تجاوزی بشرف و استقلال دولت علیه از طرف هر کدام از دول اروپ واقع گردد، بی محابا در دفع و تنکیل آں و محافظهٔ بیضهٔ مقدسهٔ اسلامی انچه از دست بر آید، مادتاً و معناً، مالاً و بدناً، کوتاهی نخواهد شد - تا اینکه استقلال ایں یگانه دولت اسلامي و شرف و عزت تمام مسلمانان روے زمین و برادران دیني محفوظ و مصئون ماند و از ننگ خذلان و ذلت وا رسته آید -

پس دریں هنگام و اوقات مغتنمه بر تمام مسلمانان عالم دیناً و وجداناً واجب است که یاري و معاونت نموده و از همدیگرے دستگیري کنند -

لهذا جمعیت مرکزیهٔ هلال احمر عثمانی و ایں بنده که بشرف عضویت آں و دوستی جنابعالي مفتخرم، از راه دیانت پروري و اسلامخواهی لازم دانستم که نظر دقت آں حضرت را بدیں نقطهٔ باریک دریں وقت خطرناک پیش از پیش جلب نموده، و کما فی السابق طلب معاونت و امداد نمایم - البته میدانید که یاري و اعانت بهلال احمر خالي از همه گونه مسئولیت شخصي و دولي بوده، و متفقاً تمام دول متمدنهٔ عالم امداد بایں گونه جمعیات را در مجامع رسمیه و اجتماعیات دولیه تصدیق و تائید نموده اند - جمعیت هلال احمر هیچ وقت با امور سیاسیه و کارهای پولتیکی رابطه و علاقهٔ نداشته و همیشه تمام همت خود را حصر تداوي مجروحین و واماندگان جنگ نموده است - پس دریںصورت خواهش مي شود که از حالا شروع و مبادرت به جمع اعانات لازمه چنانچه مقتضی شیمهٔ مرضیهٔ آنجناب و تمام اخوان دین است، بفرمائید - نیز متوقعیم که مبالغ مجموعه را راساً بدون هیچ واسطهٔ تا جائیکه ممکن است، بجمعیت مرکزیهٔ قسطنطنیه ارسال داشته و نام اعانت دهندگان را بانگلیسي و فارسي با [illegible] ال وضوح تحریر نمائید، تا منتظما و مکملاً در دفاتر اساسیه و اصلیهٔ هلال احمر بی غلط و خطا درج و ثبت شود و در آینده موجب هیچ گونه قیل و قال و مؤاخذه نگردد - بدیں وسیلهٔ حسنه در ختام ایں عریضهٔ اخوت فریضه پیشکي تشکر از همت و خدمت جنابعالی نموده، موفقیت و عافیت همگي را از درگاه حضرت احدیت مسئلت می نمائیم و السلام (عند الله لا یضیع اجر من احسن عملا) -

بتاریخ ۷، ماه رمضان مبارک سال ۱۳۳۲

خادم انسانیت و اسلامیت:

مضر هلال احمر: کمال عمر - کاتب عمومی هلال احمر: دکتور عدنان

رئیس ثاني هلال احمر: دکتور بسیم عمر

قیمت فی پرچہ - ۲ آنہ